بلیغ الدین جاوید

مودودیت کے ڈھول کا پول

مصنف

بلیغ الدین جاوید

الفلاح پبلیکیشنز

حمید [illegible] بلڈنگ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔۔۔ محمد شاہجہان

تاریخِ اشاعت ۔۔ جولائی ۱۹۷۰ء

تعداد ۔۔ ۔۔ ایک ہزار

مطبع ۔۔ ۔۔ پرنٹنگ ثنائی برقی پریس لاہور

قیمت :۔ ڈیڑھ روپے

اہتمام :۔ ایم۔ اے زاہد

انتساب

اُن حقیقت پسندوں کے نام جو جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق کہنا دنیا کا سب سے بڑا جہاد خیال کرتے ہیں۔

جاوید

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الہ الا اللہ

اقبالؔ

ترتیب

اور آج سات سال سے دس کا مزید فوجی جرنیل پاکستان کا بادشاہ ہے

دیباچہ

حدیث رسول اکرم صلعم ہے کہ

دنیا کا سب سے بڑا جہاد جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق ک

مگر جب علماء دین ہی کلمۂ حق بھول جائیں ـــ تو ملت ب

اسی عذاب کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے جو نافرمانی کی صورت

بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ـــ بزعم خود ایک صد

کے عالم دین ہیں ـــ مگر ان کی باتوں ـــــ ا

کے فلسفے میں جو تضاد موجود ہے اسے دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہ

مولانا مودودی نے دین کو سیاست کیلئے یا جماعتی اور ذ

مفاد کیلئے جب چاہا بدل دیا۔

مولانا مودودی ـــ نے جو بزعم خود اپنے حاشیہ بردا

کی مدد سے خود کو پاکستان کا ایک اعلیٰ لیڈر خیال کرتے ہیں ۔۔۔

خلفاءِ راشدین ۔۔۔ انبیاءِ ۔۔۔ صحابہ کرام ۔۔۔ اور دینِ اسلامیہ کے باب میں وہ وہ گستاخیاں کی ہیں کہ اگر کسی دوسری ملت کا کوئی مذہبی رہنما ایسا کرتا تو یقیناً کہرام مچ جاتا ۔۔۔ اور اسے قابلِ گردن زدنی قرار دیا جاتا ۔

مولانا مودودی نے سیاست میں اپنے مخالفین پر مہذب انداز میں کیچڑ اچھالنے ۔۔۔ اور مذہب کی آڑ لے کر مفاد حاصل کرنے کے سلسلے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ۔۔۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج ان چند لوگوں کے علاوہ جن کا رزق ہی اس نام نہاد دینی جماعت سے وابستہ ہے اور کوئی بھی مولانا کے خیالات سے اتفاق نہیں رکھتا ۔۔۔ اور ملک کی اکثریت آپ کی شخصیت تک سے نفرت کرتی ہے ۔

مولانا مودودی ۔۔۔ عالمِ دین بھی بنتے ہیں اور سیاست دان بھی ۔۔۔ حالانکہ وہ نہ ہی سیاست کی ابجد سے واقف ہیں ۔ اور نہ دین کی روح سے ۔ مولانا اور انکی جماعت نے ہمیشہ اسلام کے نام پہ ذاتی شہرت حاصل کرنے کو اولیت دی ہے ۔ اور اس دینِ الٰہی کو جس کے بارے میں خود خدا رب العزت نے فرمایا ہے کہ :-

" میری آیات کو کم قیمت پر فروخت نہ کرو "

کاروبار کا ذریعہ بنایا ہے ۔۔۔

مجھے مولانا کی تحریروں سے ایک مسلمان کی حیثیت سے شدید ترین اختلافات ہیں ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟

اسکا جواب میں اسی کتاب میں دے رہا ہوں یہاں میں نے مولانا مودودی کی ان غیر اسلامی تحریروں کو یکجا کیا ہے جو انہوں نے عینِ اسلام کہہ کر لکھی اور شائع کی ہیں ۔۔۔ اور اسکے ساتھ میں نے وہ دلائل بھی پیش کئے ہیں جن کی وجہ سے ان کو میں نے غیر اسلامی تحریریں کہا ہے ۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ میں حق پر ہوں یا مولانا مودودی ۔۔۔

آپکا

بلیغ الدین جاوید

مولانا مودودی کے چند کلماتِ کفر

میں نہ ہی مسلکِ اہلِ حدیث کو تمام تفصیلات کے ساتھ درست خیال کرتا ہوں اور نہ ہی حنفیت، اور شافعیت کا ہی پابند اور قائل ہوں۔ یعنی "فری تھنکر" ہوں جو میں سمجھوں وہ ٹھیک

(مودودی) جو دوسرا کہے

مجدد الف ثانی۔ شاہ ولی اللہ اور ان کے خلفا کے کاموں میں سب سے پہلی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کو تصوف کی غذا اور تصوف سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت کی تکمیل کی تھی

(مودودی)

میں بزرگانِ سلف کے خیالات اور کاموں کو اگر حکمتِ عملی کے خلاف پاتا ہوں تب بھی ان کو صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں۔

(مودودی)

متصوفانہ رموز و اشارات اور متصوفانہ زبان کا استعمال اور

مولانا مودودی اور قرآنی سزائیں

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تفہیمات جلد دوم صفحہ ۲۸۰ میں قرآنی سزاؤں کے

باب میں لکھتے ہوئے حزرہ سزائی فرماتے ہیں کہ ۔

تعزیرات کے باب میں سب سے پہلے اس قاعدے کلیئے کو ذہن نشین کر لینا

چاہیئے کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا اور دوسری شرعی سزائیں صرف اس جگہ نافذ کر

کیلئے مقرر کی گئی ہیں ۔ جہاں مملکت کا نظم و نسق اسلامی اصولوں پر ہو ۔ اور تمد

معاشرت کی ترتیب و تنظیم اسی طرز پر کی گئی ہو جو اسلام نے تجویز کیا ۔ اسلام

اصول اور قوانین ناقابلِ تجزیہ ہیں ۔ یہ صحیح نہیں کہ بعض اصول اور قوانین تو نا

کئے جائیں اور بعض کو چھوڑ دیا جائے ۔"

(مودودی)

اب مولانا سے پوچھا جائے کہ رسول اکرم یا قرآن پاک نے اسلامی قوا

بارے میں کوئی قاعدہ پیش کیا ہے ۔

اور اگر نہیں ۔ جیسا کہ سبھی جانتے ہیں کہ نہیں تو کیا مودودی صاحب

نبیِ اکرم سے بھی زیادہ بلند ہے کہ وہ ایسی باتیں زبان پر لاتے ہیں

کیا مودودی صاحب کو جماعتِ اسلامی کے سربراہ کی حیثیت سے

طریقے سے مشابہت رکھنے والے طریقوں سے پرہیز ضروری ہے ۔

(مودودی)

- نہ صرف اسوۂ رسول سے روگردانی اور آثارِ صحابہ سے ہی انکار ۔ بلکہ پیغمبرِ خدا اور صحابہ کرام کی وضع قطع اختیار کرنے کو بھی قدیم تمدن کا ایک تاریخی ڈرامہ قرار دینے کی جرأت مولانا مودودی نے کی ہے ۔

- مسلمانوں کو تصوف کی افیون کا ایسا چسکا لگا دیا گیا ہے کہ اسکے قریب جاتے ہی پھر وہی چنیا بیگم یاد آجاتی ہے ۔ جو صدیوں ان کو تھپک تھپک کر سلاتی رہی ہے ۔

(مودودی)

- ان کو حوالے کیوں نہیں دیئے مودودی کی کتاب کا نام اور صفحہ

قوانین میں ردوبدل کا اختیار حاصل ہے۔

اور اس کے علاوہ مولانا کو اسکی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیا اسمبلی میں یہ قانون پیش ہوا ہے کہ ان تین سزاؤں کو یعنی زانی کو سنگسار کیا جائے۔

چور کے ہاتھ کاٹے جائیں۔

شرابیوں کو درّے لگائے جائیں۔

تو نافذ کر دیا جائے اور بعض کو بغیر کسی وجہ سے رد کر دیا جائے۔

ایک اور بات کہ ـــ

شاہ سعود والئ سعودی عرب نے اگر یہ سزائیں نافذ العمل ہیں تو کیوں اپنے علاقے میں نافذ کر رکھی ہیں؟

جہاں اسلام کا گھر ہے ـــ اور جہاں اسلام پر سب سے زیادہ عمل ہوتا ہے ـــ مگر سعودی عرب کے بارے میں بھی مولانا کے خیالات درست نہیں ہیں۔

سعودی عرب کے بارے میں مولانا کی حرزہ سرائی

مولانا فرماتے ہیں کہ۔

"سعودی عرب میں نہ اسلام ہے ـــ نہ اسلامی زندگی اور نہ اسلامی اخلاق ـــ!

وہاں ہر طرف سے۔ گندگی۔ دنیا پرستی۔ بے حیائی۔ بد اخلاقی۔ بدانتظامی اور عام باشندوں کی حالت گری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یعنی سعودی عرب کا معاشرہ پاکستان اور بھارت سے بھی گیا گزرا ہے۔ وہاں عوام کی بیٹیاں کھلے عام طور پر اغوا کی جاتی ہیں۔ اور وہاں روزانہ ہزاروں لوگوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے ہیں ـــ روزانہ وہاں بے شمار لوگوں کو سنگسار کر دیا جاتا ہے۔"

تفہیمات قرآن جلد دوم ص ۲۸۱ میں مولانا فرماتے ہیں۔

"وہ جہاں ہر طرف بے شمار عشق و عاشقی کے کاٹ پھیلے ہوئے ہیں اور ازدواجی رشتے کے بغیر خواہشات کی تسکین کے ہر قسم کے سامان موجود ہیں۔ جہاں معیارِ اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو بھی کچھ زیادہ معیوب خیال نہ کیا جاتا ہو۔

اس جگہ زنا وغیرہ کی شرعی حد مقرر کرنا بلا شبہ ظلم ہوگا۔ کیونکہ

وہاں ایک معمولی قسم کے معقول مزاج اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچے رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اور ایسی صورت میں کسی شخص کا مقید گناہ ہونا یہ نتیجہ نکالنے کیلئے کافی نہیں کہ وہ غیر معمولی قسم کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لئے خداوند تعالیٰ نے مقرر ہی نہیں کی ہے ــــ"

(مودودی)

یعنی مولانا کے خیال میں کوڑوں اور رجم کی سزا خدا تعالیٰ نے متقی پرہیزگار۔ بزرگوں اور اولیاء اللہ کے لئے مقرر کی ہے۔

مولانا مودودی اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲ میں فرماتے ہیں کہ۔

ــــ "درحقیقت ہاتھ کاٹنے کی یہ سزا اس ظالم سوسائٹی کیلئے مقرر ہی نہیں کی گئی ــــ جس میں سود جائز ہو۔ زکوٰۃ متروک ہو۔ انصاف قیمتاً فروخت کیا جاتا ہو۔ ٹیکسوں کی بھرمار سے ضروریات زندگی نہایت گراں ہوں۔ اور تمام ٹیکس چند مخصوص طبقوں کیلئے سامانِ عیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔

ایسی سوسائٹی میں ہاتھ کاٹنا تو کجا قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔"

(مودودی)

ان ہی صفحات میں مولانا مودودی نے زانیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا

ہے کہ۔

"اگر ان حالات میں اسلامی قانون فوجداری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی پیٹھ بھی کوڑوں سے نہ بچ سکے۔ ہزارہا ہاتھ روز کاٹے جائیں اور ہر روز سینکڑوں لوگ سنگسار کر دیئے جائیں۔"

(مودودی)

مودودی صاحب کا مشن ہمیشہ یہ رہا ہے کہ اکثریت کو خوش رکھا جائے اور حصولِ اقتدار کیلئے راستے ہموار کئے جائیں ــــ ان لوگوں کی رائیں حاصل کی جائیں جو اسلامی اصولوں پر نہیں چل رہے۔ وہاں ایسے مولویوں سے اور کیا توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ کس سطح پر سوچیں گے ــــ!

جماعتِ اسلامی زانیوں۔ چوروں۔ شرابیوں کی حوصلہ شکنی کرکے ان کی ووٹیں گنوا نہیں سکتی ــــ!

ثابت ہوا کہ مودودی کی جماعت ــــ صرف دولت کیلئے نہ صرف کلامِ پاک کی آیات میں اور ان کے تراجم میں ردوبدل کر سکتی ہے بلکہ اپنے مفاد کیلئے اس کی تفسیر کو جس ڈھب پہ چاہے موڑ سکتی ہے!

مودودی کا انکارِ حدیث و مجددیت

مولانا مودودی نے حدیث سے منکر ہونے کے جرم کا بھی ارتکاب کیا ہے۔

تجدید احیائے دین صہ۴۹ میں فرماتے ہیں۔

"تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجددِ کامل پیدا نہیں ہوا۔

قریب تھا کہ عمر ابن عبدالعزیز اس منصب پر فائز ہوتے مگر وہ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کے بعد جتنے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ہر ایک نے کسی خاص شعبے یا چند شعبوں ہی میں کام کیا۔ مجددِ کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے — مگر عقل چاہتی ہے — فطرت مطالبہ کرتی ہے [illegible] دنیا کے حالات کی رفتار تقاضی

ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو" وہی امام مہدی ہوگا وہی "مسیح موعود"

(مودودی)

اب مولانا مودودی صاحب کی ایک حدیث ملاحظہ ہو —:

"اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایسے لوگ اٹھاتا رہے گا۔ جو اس کیلئے اس کے دین کو تازہ کریں"

ترجمہ مودودی —!

تجدید احیائے دین صہ۴۲۔ بعنوان شرحِ حدیث۔ یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ایک حدیث ہے جنہیں مولانا مودودی نے درست قرار دیا ہے —!

مولانا مودودی نے اس حدیث کی روشنی میں گویا اپنی جماعت کے لوگوں اور اپنے حاشیہ برداروں کو سمجھایا ہے کہ وہ خود مجددِ کامل ہیں۔ اور اب بعض باتیں ملاحظہ فرمائیے جسے پڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے لاہوری گروہ کو یقیناً اپنے مجدد کے نہ صرف غیر کامل ہونے پر ہی بلکہ ان کو اپنے مجدد کی تجدیدی اداروں پر بھی سخت خفت اور ندامت محسوس ہوئی ہوگی۔

"مگر اس حدیث سے بعض لوگوں نے تجدید اور مجددین کا بالکل ہی ایک غلط تصور اخذ کیا ہے۔

انہوں نے علیٰ رأس کل مأة سے صدی کا آغاز اور اختتام مراد لیا۔ اور من یجدد لہا۔ کا مطلب یہ سمجھا کہ اس سے مراد لازماً کوئی ایک ہی شخص ہے

اس بنا پر انہوں نے تلاش کرنا شروع کر دیا ۔ کہ اسلام کی پچھلی تاریخوں میں کون
کون سے ایسے اشخاص ملتے ہیں ۔ جو ایک ایک صدی کے آغاز پر پیدا ہوئے ۔
یا مرے ہوں ___ اور انہوں نے تجدید دین کا کام بھی سر انجام دیا ہو ۔

حالانکہ نہ اس کے معنی سر کے ہیں ۔ اور مودودی کے سر پہ کسی شخص یا گروہ
کے اٹھائے جانے کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ وہ اپنے دور کے علوم ۔
افکار ۔ اور نقاوِ عمل پر نمایاں اثر ڈالے گا ۔ "مَن" کا لفظ عربی میں واحد
اور جمع دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس لئے مَن سے مراد ایک
شخص بھی ہو سکتا ہے ۔ اور بہت سے اشخاص بھی ہو سکتے ہیں ___ اور
پورے پورے ادارے و گروہ بھی ہو سکتے ہیں ۔

حضور نے جو خبر دی اسکا واضح مفہوم یہ ہے کہ انشاء اللہ اسلامی تاریخ
کی کوئی صدی ۔ ایسے لوگوں سے خالی نہ گذرے گی جو طوفان جاہلیت کے
مقابلے میں اٹھیں گے ___ اور اسلام کو اس کی اصلی روح اور صورت کے
بارے میں اس کی از سرِ نو قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے ۔ !

ضروری نہیں کہ ایک صدی کا مجدد ایک ہی شخص ہو ۔ ایک صدی
میں متعدد اشخاص اور گروہ یہ خدمات انجام دے سکتے ہیں یہ بھی ضروری
نہیں کہ تمام دنیا اسلام کیلئے ایک ہی مجدد ہو ___ ایک وقت میں بہت سے
ممالک میں بہت سے آدمی تجدید دین کیلئے سعی کرنے والے ہو سکتے ہیں ۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ جو شخص اس سلسلہ میں جو خدمات سر انجام دے
مجدد کے خطاب سے نوازا جائے ۔ یہ خطاب تو صرف ایسے اشخاص کو دیا جا
سکتا ہے ۔ جنہوں نے تجدید دین کیلئے کوئی کارنامہ سر انجام دیا ہو ؟

(مودودی)

اس میں مولانا نے راس کے معنی سر بتائے ہیں ___ اور بغیر کسی تشریح
کے بغیر غلط ملط باتیں کرتے چلے گئے ہیں ___ !

اب مجدد کی تعریف کے باب میں مولانا کے ارشادات سنیئے ___ :

تجدید و احیائے دین صفحہ ۔ بعنوان ۔ مجدد کی تعریف میں لکھتے ہیں ۔

۱ :۔ مجدد نبی نہیں ہوتا ۔ بلکہ اپنے مزاج میں مزاجِ نبوت سے بہت
قریب ہوتا ہے ۔

(یعنی مزاجِ شناس نبی ہوا)

۲ :۔ ہر قسم کی سمجھ سے پاک ۔ حقیقت رس نظر رکھتا ہے ۔

(یعنی ۔ عبا ۔ قبا ۔ عماموں اور تصوف وغیرہ سے پاک)

۳ :۔ نہایت صاف دماغ ہوتا ہے ۔

(یعنی چلہ کشی ۔ وظیفوں ۔ نوافل ۔ اور اعتکاف کے چکروں سے
دماغ صاف رکھتا ہے)

۴ :۔ بالکل سیدھا ذہن ۔ افراط و تفریط سے بچ کر ۔ متوسط و اعتدال کی

بید معی راہ دیکھنے اور اپنا توازن قائم رکھنے کی خاص قابلیت اپنے ماحول اور صدیوں کے جمے اور رچے ہوئے تعصبات سے آزاد ہو کر سوچنے کی قوت رکھتا ہو

(یعنی زمانے کے ساتھ ساتھ مصالحت کی قابلیت الا قوت سے بے بہرہ ہو)

۵ :- زمانے کی بگڑی ہوئی رفتار سے لڑنے کی طاقت و جراءت قیادت و رہنمائی — کی پیدائشی صلاحیت اجتہاد اور تعمیر نو کی غیر معمولی اہلیت۔

(یعنی اس میں صلاحیت موجود ہو کہ داڑھی کو ناجائز قرار دے سکے۔ اور انگریزی بالوں و قلمیوں کو جائز قرار دے سکے)

۶ :- ان تمام باتوں کے ساتھ اسلام میں مکمل شرح صدر نقطۂ نظر اور فہم و شعور میں پورا مسلمان ہو۔

(یعنی وہ سورۃ ولیاء بے شک مسلمان نہ ہو۔ مگر خواہش اور دورِ حاضرہ کے تقاضوں کے مطابق ناقابلِ عمل قرار دیتے ہیں — وقت کے مقابلے میں سینہ سپر ہو سکے۔)

۷ :- باریک سے باریک جزئیات تک میں اسلام اور جاہلیت میں تمیز کرنا اور صدہائے دراز کی الجھنوں میں سے امر حق کو ڈھونڈ کر الگ نکال لینا — !

(یعنی عدت، طلاق، خلع، متعہ وغیرہ جیسے فقہ کے مدتہائے دراز

کے پھیلے ہوئے دقیانوسی مسائل کی تباہ کاریوں اور ان کی الجھنوں میں سے امر حق ڈھونڈ کر مہمات امور دینیہ کو آسان کر دینا ہے۔

آخر میں مولانا لکھتے ہیں — کہ

۸ :- یہ وہ خصوصیات ہیں جن کے بغیر کوئی شخص مجدد نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جو اس سے بہت بڑے نبی میں ہوتی ہیں۔

مولانا مودودی کے خیال میں یہ خصوصیات اب تک کسی بھی شخصیت میں نہیں ہیں۔ شاہ ولی اللہ اور مجدد الف ثانی میں تو انہوں نے نقائص نکالے ہیں۔ مگر وہ خود کو اسطرح اس دور کا مجدد ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں — !

اب اس باب میں مولانا کا ایک اور بیان ملاحظہ فرمائیے۔

"ہمارے علم میں جس شخص نے بھی دین کو از سرِ نو تازہ کرنے کی کوئی خدمت انجام دی ہو ہم اسے مجدد کہہ سکتے ہیں اور دوسرے شخص کی رائے میں اگر اسکا کارنامہ اس مرتبہ کا نہیں تو وہ اسے اس لقب کا مستحق ٹھہرانے سے انکار کر سکتا ہے۔

نادان لوگوں نے اس معاملے کو خواہ مخواہ اہم بنا دیا ہے۔ نبی صلعم نے جو خبر دی تھی — وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو مٹنے

نہیں دے گا ـــ بلکہ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص یا اشخاص کو اٹھاتا رہیگا جو اس کے دھندلائے ہوئے آثار کو دوبارہ تازہ کر دیں گے۔

حدیث میں مَن کا لفظ عربیت کے لحاظ سے اس بات کا متقاضی نہیں ہے کہ ضرور کوئی ایک ہی شخص ہو اسکا اطلاق جس قدر اشخاص پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور حدیث میں کوئی لفظ بھی ایسا نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ مجدد کو اپنے مجدد ہونے کا شعور بھی ہونا چاہیئے۔

یا یہ کہ لوگوں کے لئے مجدد کا پہچاننا بھی ضروری ہے "

(مودودی)

مولانا مودودی نے اس انداز میں خود کو مجددِ کامل کہا ہے اب یہاں ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔ جو مولانا مودودی نے خود کو مجددِ کامل بتانے کے سلسلے میں اور حضرت شاہ ولی اللہ اور مجدد الف ثانی کے نقائص کو ظاہر کرنے کے بارے میں بڑے کافرانہ انداز میں لکھا ہے۔

تجدید و احیائے دین کے صفحہ ۱۳۲ بالعنوان کشف و الہام کی حیثیت میں لکھتے ہیں کہ

"میں تو یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا کہ ان دونوں بزرگوں کا

اپنے مجدد ہونے کی خود تصریح کرنا اور بار بار کشف و الہام کے حوالہ سے اپنی باتوں کو پیش کرنا ان کے چند غلط کاموں میں سے ایک ہے ـــ؛ اور ان کی یہی غلط فہمیاں ہیں۔ جنہوں نے بعد کے بہت سے کم ظرفوں کو طرح طرح کے دعوے کرنے اور امت میں نت نئے فتنے اٹھانے کی جرأت دلائی۔"

(مودودی)

دیکھیئے مولانا مودودی نے ان دونوں برگزیدہ شخصیات پر کتنے بھونڈے انداز میں کیچڑ اچھالا ہے ـــ اور انہیں کسطرح دوسروں کی نظروں میں گرانے اور خود مجدد بننے کی جسارت کی ہے ـــ!

ایک ایسے شخص کے بارے میں جو اس طرح کی باتیں کرے اور خود کو طرح طرح کی باتوں سے مجدد ثابت کرنے کی کوشش کرے اور بزرگانِ ملت پر کیچڑ اچھالے کیا خیال کیا جا سکتا ہے۔ ماسوائے اسکے کہ اسکا ذہنی توازن درست نہیں رہا۔ یا یہ کہ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے

مولانا مودودی اور دینی کاروبار

مولانا مودودی نے ارضِ مقدس اور خانہ کعبہ کے بارے میں بڑے
حقارت آمیز اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ انہوں نے اس
ارضِ مقدس کو اسلام فروشی۔۔ دین فروشی کی سرزمین کہا ہے۔ اور وہاں
کے محافظین کو بنارس کے پنڈتوں اور جوگیوں سے تشبیہ دی ہے۔
حجِ کعبہ کی تبلیغ کرنے والوں کو ذلیل کہا ہے۔۔ ایسے عالمِ دین
کو عالمِ دین کہنا بھی درست نہیں ہے۔۔
مولانا مودودی تفہیم القرآن۔ جلد اول طبع چہارم۔ کے اندرون
سرورق پر لکھتے ہیں۔۔!

"اس کتاب کے تین ہزار نسخے بک چکے تھے۔ کہ بات ہمارے
علم میں آئی۔ کہ ایک صاحب اسے ناجائز طور پر طبع کرنے کی کوشش
میں ہیں۔۔ لہذا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہر نسخے پر مصنف اور طابع و
ناشر کے قلمی دستخط ہوں گے۔۔ تاکہ ہر وہ نسخہ جس پر دستخط نہ ہوں
مال مسروقہ قرار پائے۔
دستخط کرنے کا یہ طریقہ قسم اول کے نسخے ۱۰۰۱ سے۔ قسم دوم کے نسخے
۲۰۰۱ اور قسم سوم کے نسخے ۱۰۰۵ سے شروع کیا جا رہا ہے۔
ہم اس امر کا اعلان بھی کرتے ہیں کہ مکتبہ تعمیرِ انسانیت کے دفتر
میں ان لوگوں کے نام اور پتے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن کو کتاب کا
نسخہ قیمتاً یا ہدیتہً دیا جا رہا ہوتا ہے۔۔ لہذا جو صاحب مصنف
کی اجازت کے بغیر یہ کتاب طبع اور شائع کریں گے۔ ان کی چوری چھپ
نہ سکے گی۔۔ اور ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔۔!

ہدیہ ۱۴/۲۵ — مصنف ابو الاعلیٰ — طابع و ناشر محمد عمر الدین"

(اعلان برائے تفہیم القرآن مودودی)

تبلیغ دین ہی اسلام کا سرچشمہ ہے۔۔ اور یہ فخر صرف مودودی
صاحب کو ہے کہ انہوں نے تبلیغِ دین کو بھی کاروبار بنا لیا ہے۔ اور اسکو

پابندیاں عائد کر دی ہیں ___ انہوں نے دین کو اور اسلام کے موضوعات کو باپ دادا کی جاگیر بنالیا ہے اور اگر واقعی انہوں نے یہ تفسیر لکھ کر دینی خدمت کی ہے تو وہ اسے عام کریں۔ تاکہ جو چاہے اسے شائع کرے۔ یہی نہیں بلکہ مولانا مودودی نے اسکی زیادہ سے زیادہ قیمت رکھ کر اسے ہزاروں کی تعداد میں فروخت کیا اور اللہ کی آیات کے پیسے کھرے کر لئے تاکہ دنیاوی عیش و آرام کا سامان مہیا کیا جا سکے۔

مولانا کو دین فروشی اور قلم فروشی پر فخر ہے ___ اور وہ اسپر پوری پوری پابندیاں عائد کرتے رہتے ہیں۔

مودودی ___ اور انکار حضرت امام مہدی

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور برحق ہے ___ مگر مشکوٰۃ شریف ___ ابو داؤد اور ترمذی شریف میں ان کے بارے میں بہت سی واضح باتیں بیان کی ہیں ___ جیسے۔

وہ سید اور حضرت فاطمہ ان حوا کی اولاد میں سے ہوں گے ___ آپ کا نام محمد ہوگا۔

والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔

قد مبارک لمبا ہوگا۔

بدن چست رنگ صاف اور کھلا ہوا ۔ ناک اونچی ۔ اور پیشانی کشادہ ہوگی ۔

چہرہ مبارک حضرت رسول اللہ صلعم سے مشابہ ہوگا زبان میں لکنت ہوگی ۔

آنحضرت سے مشابہت رکھتے ہوں گے ۔

وہ زبان کی لکنت سے عاجز آکر ران پر ہاتھ مارا کرینگے ۔

علم خداداد ہوگا ۔

بیت کے وقت عمر چالیس سال ہوگی ۔

بیت سے پہلے چاند اور سورج کو گرہن لگ چکا ہوگا ۔

وہ خود کو چھپائے رکھنے کی کوشش کرینگے ۔

بعض اللہ والے آپ کو بیت اللہ سے پہچان لیں گے ۔ اور پھر آپ کے ہاتھ پر بیت کرینگے ۔ اس وقت آسمان سے ایک آواز صاف اور واضح سنائی دے گی جسے خاص و عام سنیں گے آواز یہ ہوگی ۔

"یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں ۔ ان کی سنو اور اطاعت کرو" اس شخصیت کے بارے میں مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں ۔!

"مسلمانوں میں جو لوگ امام مہدی کی آمد کے قائل ہیں ۔ ان میں سے متجددین جو اس کے قائل نہیں ہیں ۔ اپنی غلط فہمیوں میں کچھ پیچھے نہیں ہیں ۔ وہ خیال کرتے ہیں امام مہدی مولویانہ اور صوفیانہ قسم کے

آدمی ہوں گے ۔ ہاتھ میں تسبیح لیے یکایک کسی حجرے یا خانقاہ سے برآمد ہوں گے ۔

آتے ہی امام مہدی کا اعلان کر دیں گے ۔ علماء و مشائخ کتابیں لے لے کر پہنچ جائینگے ۔ اور لکھی ہوئی علامات سے ان کے جسم اور ساخت کا موازنہ کرینگے ۔ پھر بیت ہوگی اور اعلان جہاد کر دیا جائیگا ۔

چلے کھینچنے والے درویش اور مولوی ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائینگے ۔ تلوار صرف شرط پوری کرنے کیلئے ہی چلانی پڑے گی ۔ اصل میں سب کام برکت اور روحانی تصرف سے ہوگا ۔ پھونکوں اور وظیفوں کے زور سے میدان فتح کئے جائینگے ۔ جس کافر پر نظر پڑ جائیگی تڑپ کر بے ہوش ہو جائیگا اور محض بددعا کی وجہ سے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں میں کیڑے پڑ جائینگے ۔"

(مودودی)

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۵۲ ۔ بعنوان ۔ الامام المہدی)

ملاحظہ فرمایئے ۔ آپ کا عقیدہ اور اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے کا انداز جو صرف مودودی صاحب کو زیب دیتا ہے ۔ اور پھر اور زبان ملاحظہ فرمایئے جو مودودی نے استعمال کی ۔ اور جو خود مجدد بننے کا خواب دیکھ رہے ہیں ۔

صرف اسی قدر نہیں ۔۔ مولانا مودودی نے اور بہت کچھ اسی باب میں لکھا ہے ۔۔ امام مہدی کے ضمن میں فرماتے ہیں ۔۔ !

"عقیدہ ظہورِ مہدی کے متعلق عام لوگوں کے تصورات کچھ اس قسم کے ہیں مگر میں جو کچھ سمجھا ہوں اس سے مجھ کو معاملہ بالکل الگ نظر آتا ہے ۔

میرا عقیدہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ کا جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا ۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اسکو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی ۔۔ ؛ وقت کے سارے مسائل کو خوب سمجھتا ہوگا ۔ عقل و ذہنی ریاست ۔ سیاسی تدبر ۔ جنگی مہارت سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جمادے گا ۔ اور تمام عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا مجھے اندیشہ ہے کہ اسکی جدتوں کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش بپا کرینگے ۔

پھر مجھے یہ بھی امید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ بہت مختلف ہوگا ۔۔ اس کی علامتوں سے اسکو تاڑ لیا جائیگا نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کردے گا ۔ بلکہ خود اسے بھی اپنے مہدیِ موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی اور اسکی موت کے بعد دنیا کو اسکے کارناموں سے معلوم ہوگا کہ یہی تھا وہ خلافت کو منہاج النبوۃ پہ قائم کرنے والا ۔ جس کی آمد کا مژدہ سنایا گیا تھا ۔۔ !

جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں ۔ نبی کے سوا کسی کا یہ منصب نہیں ہے کہ دعوے سے کام کا آغاز کرے ۔ اور نہ نبی کے سوا کسی کو یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس خدمت پر مامور ہوا ہے ۔

مہدیت دعویٰ کرنے کی چیز نہیں ۔۔ کر کے دکھائے جانیکی چیز ہے اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں اور جو ان پر ایمان لاتے ہیں میرے نزدیک دونوں اپنے علم کی کمی اور ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں ۔

مہدی کے کام کی نوعیت کا جو تصور میرے ذہن میں ہے وہ بھی ان حضرات کے تصور سے بالکل مختلف ہے ۔ مجھے اس کے کام میں کرامات و خوارق کشوف و الہامات اور چلوں اور مجاہدوں کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی ۔۔ ؛

میں سمجھتا ہوں کہ انقلابی لیڈر کو دنیا میں جس قدر شدید جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے ۔۔ انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گذرنا ہوگا وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہبِ فکر پیدا کرے گا ۔ ذہنوں کو بدلے گا ایک زبردست تحریک اٹھائے گا ۔ جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی ۔۔ ! (جیسی کہ اسلامی جماعت ہے)

جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کو کچلنے کی کوشش کریگی ۔ مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو الٹ کر پھینک دے گا ۔ اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہوگی اور دوسری

طرف سائنٹفک ترقی اوجِ کمال پہ پہنچ جائیگی"

جیسا کہ ضیاء الحق نے کر دکھایا ہے

(مودودی)

ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے گذشتہ کے تمام بزرگوں کی باتوں پر بیک قلم پانی پھیر دیا۔ اور جس طرح وہ اسلام میں ہر بات پہ اپنی رائے دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور اسے سب سے بڑا ثبوت خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے اس موضوع پہ بھی خود ساختہ اور خیالی باتوں کو بنیاد بنایا ہے:

پھر لکھنے کا انداز ملاحظہ فرمائیے۔ جیسے ان پہ وحی اتر رہی ہو:

تجدید احیائے دین صفحہ ۱۲۴ بعنوان المہدی کی علامات میں مولانا مودودی لکھتے ہیں۔

"اوّل تو خود لفظ مہدی پہ غور کرنا چاہیئے۔ جو حدیث میں استعمال کیا گیا ہے۔ حضور نے مہدی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جس کے معنی ہیں ہدایت یافتہ کے "ہادی" کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے:

مہدی ہر وہ سردار۔ لیڈر اور راہبر ہو سکتا ہے جو راہِ راست پہ ہو۔ المہدی زیادہ سے زیادہ صلاحیت کے لئے استعمال ہوگا۔ جس سے آنے والے کسی خاص امتیازی شان کا اظہار مقصود ہے اور وہ امتیازی نشان اسطرح بیان کر دی گئی ہے کہ آنے والا خلافت منہاج النبوۃ کا نظام درہم برہم ہو جانے اور ظلم و جور

سے زمین کے بھر جانے کے بعد از سرِ نو خلافت کو منہاج نبوت پر قائم کرے گا۔ اور زمین کو عدل سے بھر دے گا"

(مودودی)

ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اکرم صلعم نے فرمایا وہ میری اولاد میں سے ہوگا۔ اور مودودی صاحب نے رسول اکرم صلعم سے کہتے ہوئے کو انتہائی تحقیر سے جھٹلا دیا۔ آپ نے نہ صرف نبی اکرم صلعم کے کہنے کو جھٹلا دیا بلکہ آپ کے پیروں پر چارج شیٹ بھی لگایا ہے۔

یہ بھی تو ممکن ہے کہ مولانا مودودی ان الفاظ کی پشت پر خود کو نعوذ باللہ امام مہدی کہنا چاہتے ہوں۔ جیسا کہ انہوں نے کہا۔ کہ امام مہدی کی وفات کے بعد لوگوں کو ان کے بارے میں علم ہوگا وہ بھی موت کے بعد امام مہدی بننے کا خواب دیکھتے ہوں۔

مولانا مودودی صاحب اس بارے میں مزید ہرزہ سرائی کرتے ہوئے رسائل مسائل حصہ اوّل صفحہ ۹۳ بعنوان مسئلہ مہدی۔ میں فرماتے ہیں۔

"کتاب علاماتِ قیامت" میں جس روائت کا ذکر ہے اس کے متعلق میں یقیناً و اثباتاً کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر وہ صحیح ہے اور فی الواقع حضور نے یہ خبر دی ہے کہ مہدی کی ~~ودعیت~~ کے وقت آسمان سے ندا آئیگی تو یقیناً میری وہ رائے غلط ہے جو تجدید و احیائے دین میں میں نے ظاہر کی ہے۔ لیکن

مجھے یہ توقع نہیں کہ حضور نے ایسی بات فرمائی ہوگی"

(مودودی)

یقیناً "اشباہاً" کا لفظ لکھ کر مولانا مودودی نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جانبدار ہیں۔ انہیں شک ہے کہ حضور اکرم صلعم نے یہ خبر دی ہے —— یا کہ یہ ایک قدر آئیگی ——

مودودی صاحب جو اپنے مطالعہ کو وسیع اور علم کو مکمل خیال کرتے ہیں اسکا کیا جواب دیں گے کہ ان کا علم ناقص اور مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہے —— اور وہ دین کے بارے بھی کچھ زیادہ نہیں جانتے

دین میں شک وشبہ بھی ایک شرک سے کم نہیں ہوتا۔ اور مولانا مودودی کو یقیناً دین کے ہر موضوع پر شک کی عادت پڑ چکی ہے —— وہ صحیح معنوں میں مشرک ہیں —— اور ان کی تمام کتب جو انھوں نے مذہب کے نام پر خود اپنی اور جماعت کی پبلسٹی کے خاطر توڑ مروڑ کر پیش کی ہیں —— دریا برد کر دینی چاہیئیں

مولانا مودودی اور توہین کعبہ و حج

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے سرزمینِ مقدس کی توہین میں بھی جابجا بہت کچھ لکھا ہے —— خود پرستی کا اظہار کرنے کیلئے انھوں نے اسلامی اقدار کا کبھی بھی خیال نہیں کیا ——

سرزمین کعبہ کے بارے میں آپ کے ارشادات خطبات حصہ چہارم صفحہ ۲۵ تا صفحہ ۲۹ بعنوان حج کا عالمگیر اجتماع۔

"وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا —— آج ایسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے —— جس میں وہ اسلام سے قبل مبتلا تھی —— اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق اور نہ اسلامی زندگی ——

لوگ دور دور سے گہری عقیدت لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں

مگر اس علاقے میں پہنچ کر جب ہر طرف اُن کو گندگی ــ طمع ــ بے حیائی ــ دنیا پرستی بداخلاقی ــ بدانتظامی ــ اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے ـــــ تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے ــ بہت سے (لوگ حج کر کے ایمان بڑھانے کی بجائے ایمان کھو آتے ہیں) ـــــ وہی پرانی منت گری جو ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام کے بعد جاہلیت کے زمانے میں کعبے پر مسلط ہو گئی تھی ـــــ اور جسے رسول اکرم صلعم نے آ کر ختم کیا تھا ـــــ اب پھر تازہ ہو گئی ہے ـــــ حرم کعبہ کے منتظم جو اسی طرح منت بنا کر بیٹھ گئے ہیں ــ

(خدا کا گھر ان کی جائیداد اور حج کاروبار بن گیا ہے) ـــــ وہ حج کرنے والوں کو آسامی خیال کرتے ہیں ــ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے ایجنٹ مقرر ہیں ـــــ تاکہ آسامیوں کو گھیر گھیر کر روانہ کریں ــ ہر سال اجمیر کے دلالوں کی طرح دلالوں کا لشکر کا لشکر سفری ایجنٹوں کی شکل میں مکہ سے نکلتا ہے ـــــ تاکہ دنیا بھر سے آسامیوں کو گھیر کر لائے ــ

وہ قرآن کی آیات اور حدیثیں سنا سنا کر لوگوں کو حج پر آمادہ کرتے ہیں نہ کہ اس لئے کہ انہیں اللہ کا عائد کردہ فرض یاد دلایا جائے بلکہ اس لئے کہ ان احکام کو سن کر لوگ حج کے لئے نکلیں اور آمدنی کا

دروازہ کھلے ــ گویا اللہ نے یہ سارا کاروبار انہی مجنونوں اور ان کے دلالوں کیلئے پھیلایا ہوا ہے ـــــ

پھر اس فرض کو ادا کرنے کیلئے آدمی گھر سے نکلتا ہے ــ تو سفر شروع کرنے سے واپسی تک اسے ہر جگہ مذہبی مزدوروں اور دینی تاجروں سے سابقہ پڑتا ہے ۔

معلم ـــــ مطوف ـــــ وکیل مطوف ـــــ کلید بردار کعبہ ـــــ اور خود حکومت حجاز ـــــ سب اس تجارت میں حصہ دار ہیں ــ حج کے سارے فرائض معاوضے کرا دا کئے جاتے ہیں ـــــ ایک مسلمان کیلئے خانہ کعبہ کا دروازہ تک بغیر فیس دیئے نہیں کھل سکتا ــ

یہ ہر دوار اور بنارس کے سے پنڈتوں کی سی حالت اس نام نہاد دین کے خدمت گذاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے ـــــ جس نے محنت گری کے کاروبار کی جڑ کاٹ دی ہے ـــــ

بھلا جہاں عبادت کرانے کا کام مزدوری اور تجارت بن گیا ہے ــ جہاں عبادت گاہوں کو ذریعہ آمدنی بنا لیا گیا ہو ـــــ جہاں احکام الٰہی کو اس طرح استعمال کیا جاتا ہو ــ کہ خدا کا حکم سن کر لوگ فرض بجا لانے کیلئے مجبور ہوں ــ اور طاقت کے بل پر ان کی جیبوں سے روپیہ

باتیں کرسکتا ہے جس سے سارے عالمِ اسلام کا دل ہل جائے ——
کون مسلمان مسلمانوں اور محافظین کعبہ پر اتنا بے باکی سے لکھنے کی جرأت کرسکتا ہے

کون یہ بات لکھنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سارا کاروبار مولانا مودودی جیسے ابن الوقت مولویوں اور ان کے دلالوں کیلئے پھیلایا ہے ——

نعوذ باللہ —— نعوذ باللہ ——

گھسیٹا جائے۔ جہاں آدمی کو عبادت کا ہر رکن ادا کرنے کے لئے معاوضہ دینا پڑتا ہو —— اور اپنی سعادت ایک طرح سے خرید و فروخت کی جنس بن گئی ہو —— ایسی جگہ عبادت کی روح کہاں قائم رہ سکتی ہے؟
کسطرح آپ امید کرسکتے ہیں کہ حج کرنے والوں اور حج کرانے والوں کو اس عبادت کے حقیقی و روحانی فائدے حاصل ہوں گے۔
جب کہ یہ سارا کام سوداگری اور دوسری طرف خریداری کی ذہنیت سے ہو رہا ہو ۔"

(مودودی)

مولانا مودودی کی یہ دل آزار تحریر اسلام اور اسلامی اقدار کا ایک المیہ ہے ابن الوقت اور سیاست میں مذہب کا سہارا لے کر مقصد حل کرنے والے ان مولویوں سے کسطرح اپنا دامن بچایا جائے —— جو کعبہ اور سرزمینِ مقدس کی توہین سے بھی باز نہیں رہتے جدھر منہ کرکے نماز ادا کرنا فرض ہے —— وہ سرزمین کو عیش و عشرت اور دنیاوی طمع کا اڈہ بتلاتے ہیں جس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا تعالیٰ نے کر رکھا ہے۔

یہاں کوئی مسلمان تو کجا —— کوئی غیر مسلم بھی نہیں سوچ سکتا کہ ایک مسلمان اور وہ بھی عالمِ دین ہونے کا دعوےٰ دار ایسی غلط

مودودی ۔ اور انکارِ آیاتِ قرآنی

مولانا مودودی ـــــ نے ہمیشہ رسول اکرمؐ کے ارشادات اور قرآنِ پاک کی پیشین گوئیوں کا مذاق اڑایا ہے ـــــ اور انہیں نعوذ باللہ محض قیاس ـــــ افسانہ اور اندیشہ جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ جیسے قرآنِ پاک کی سورۃ النجم آیات ۳-۴ میں خود خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ ـــــ

ترجمہ ۔

" اور آپ اپنی خواہش سے باتیں نہیں بناتے ـــــ آپ کا ارشاد تو نری وحی ہے ـــــ جو آپ پر بھیجی جاتی ہے "

کلامِ پاک میں بار بار اِس مفہوم کو انتہائی وضاحت سے تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ـــــ تاکہ آپ لوگ نبیؐ کی سبھی

باتوں کو درست خیال کریں ـــــ اور قرآنِ پاک میں صاف صاف لفظوں میں اسے عین وہی کہا گیا ہے ـــــ

اب اس بارے میں مولانا مودودی کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیے جنہوں نے عوام کو گمراہ کرنا ہی اپنا مشن خیال کیا ہے ۔

رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۴۶ بعنوان قرآن و حدیث اور سائنٹفک حقائق ـــــ میں مولانا مودودی لکھتے ہیں ـــــ

" کانا دجال وغیرہ تو سب افسانے ہیں ـــــ جن کی کوئی شرعی حقیقت نہیں ہے ـــــ ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں ہے ـــــ عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہیں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر عائد نہیں ہوتی اگر ان میں سے کوئی چیز غلط ثابت ہو جائے تو اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ـــــ "

ـــــ (مودودی)

اس ضمن میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ [illegible] بعنوان تحقیق حدیث دجال میں لکھتے ہیں ـــــ

" کیا ساڑھے تیرہ سو برس تک بھی اس شخص کا ظاہر نہ ہونا جسے حضرت تمیم نے جزیرے میں محبوس دیکھا تھا یہ ثابت کرنے کیلئے کافی نہیں ہے کہ اس کے دجال ہونے کی جو خبر حضرت تمیم کو دی گئی تھی وہ صحیح نہ تھی ـــــ

حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ ہی کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو — لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے — کہ ساڑھے تیرہ سو برس گذر چکے ہیں — اور ابھی تک دجال نہیں آیا ہے —"

(مودودی) —

دجال کے بارے میں بخاری — مسلم — ابو داؤد — اور ترمذی شریف وغیرہ میں بہتیں احادیث موجود ہیں — جن کی صحت میں کلام بھی ممکن نہیں — مگر مودودی صاحب کی نظر میں یہ سب افسانے ہیں — مولانا کی نظر میں بخاری شریف کی جو حقیقت ہے وہ درجِ ذیل ہے —

رسائل و مسائل حصہ اوّل صـ۴۴ — بعنوان چند احادیث پر اعتراض اور اسکا جواب — میں مولانا مودودی نے ارشاد فرمایا ہے کہ —

"یہ دعویٰ کرنا صحیح نہیں کہ بخاری میں جتنی احادیث درج ہیں ان کے مضامین کو بھی جوں کا توں مقبول کر لینا ضروری ہے ۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی جان لینے کی ہے کہ کسی روایت کے سنداً صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس نفسِ مضمون پر ہر لحاظ سے صحیح اور جوں کا توں

قابلِ قبول ہو —"

(مودودی)

افکارِ حدیث اور افکارِ آیاتِ قرآنی کے باب میں مولانا مودودی رسائل و مسائل صـ۲۳۳ ۔ بعنوان خلافیات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "آپ کے نزدیک ہر اس روایت کو حدیثِ رسول مان لینا ضروری ہے جسے محدثین سند کے اعتبار سے صحیح قرار دیں۔ لیکن ہم سند کی صحت کو حدیث کے صحیح ہونے کی لازمی دلیل نہیں سمجھتے — ہمارے نزدیک سند کسی حدیث کی صحت معلوم کرنے کا واحد ذریعہ نہیں ہے ۔ اس کے ساتھ ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں — کہ متن پر غور کیا جائے ۔ قرآن و حدیث کے مجموعی علم سے دین کا جو فہم ہمیں حاصل ہوا ہے ۔ اس کا لحاظ بھی کیا جائے —"

(مودودی)

اس باب میں ایک اور اقتباس ماہنامہ رسالہ ترجمان القرآن صـ۲۲ — بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں مولانا مودودی ارشاد فرماتے ہیں کہ —

"جہاں تک اسناد کا تعلق ہے ان میں سے اکثر کی سند قوی ہے ۔ اور باعتبار روایت اس کی صحت میں کلام نہیں کیا جا سکتا —

لیکن حدیث کا مضمون بالکل عقل کے خلاف ہے — اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے — کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ہرگز نہ فرمائی ہوگی — ؎

(مودودی)

کیا مولانا مودودی نے ان اقتباسات کی روشنی میں کفر نہیں بکا اور کیا انہوں نے احادیث اور انکارِ آیاتِ قرآنی کے جرم کا ارتکاب نہیں کیا — اور کیا اسلام اور نبی اکرم صلعم کی احادیث کے اس منکر کے منہ میں روزِ قیامت آگ نہیں ڈالی جائیگی —

مولانا مودودی اور حکمتِ عملی

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے — اس میں حکمتِ عملی کے لئے کوئی گنجائش ہی موجود نہیں ہے — مگر مولانا مودودی جن کا کام ہی حکمتِ عملی اور اس کے ذریعے اپنے مقاصد کی تکمیل ہے — اسلام میں حکمتِ عملی کے قائل ہیں —

یہ نام نہاد مولانا دراصل اگر حکمتِ عملی سے کام نہ لیں تو ان کے مغربی آقا ان سے ناراض ہو جائیں گے — اور اُن کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا — چنانچہ وہ اسلام میں حکمتِ عملی پیدا کر کے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں —

اس ضمن میں میں مولانا مودودی کی کتابوں سے لئے گئے اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

مولانا فرماتے ہیں کہ۔

"اسے حق کہتا ہوں اور جس چیز کو کتاب و سنت کے لحاظ سے یا حکمتِ عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا اسے صاف صاف درست کہہ دیا کرتا ہوں"

(مودودی)

اب ذرا سوچئے دینِ خداوندی میں حکمتِ عملی کا کیا کام ہے۔ تاریخ اسلام میں یہ لفظ کبھی پہلے استعمال نہیں ہوا —— اور مودودی صاحب نے ہی تجدید دین کے سلسلے میں یہ اصطلاح ایجاد کی ہے

مولانا مودودی۔ تنقیحات صـــ۲۳ ـــ ۲۲ میں مرض اور اسکا علاج کے عنوان سے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اقبائے رسول و اصحاب کا یہ مفہوم ہی سرے سے غلط ہے اور اکثر دین دار لوگ غلطی سے اس کا یہی مفہوم لیتے ہیں۔

ان کے نزدیک اسلاف کی پیروی اس کا نام ہے۔ کہ وہ جس قسم کا لباس پہنتے ہیں وہی ہم پہنیں اور جس قسم کے کھانے کھاتے ہیں ایسے ہی ہم کھائیں۔ جیسا ان کے گھروں میں طرزِ معاشرت تھا— ویسا ہی ہمارے گھروں میں ہو—— تمدن و حضارت کی جو حالت ان کے عہد میں تھی اسے ہم اس حالت میں قیامت تک رکھنے کی کوشش

کریں۔ اور ہمارے اس ماحول سے باہر کی دنیا میں جو اختیارات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے آنکھیں بند کر کے ہم اپنے دماغ اور زندگی کے اردگرد ایک حصار کھینچ لیں جس کی سرحد وقت کی حرکت اور زمانے کے تغیر کو داخل ہونے کی اجازت نہ مل سکے۔

اقبائے کا یہ تصور جو دورِ انحطاط کی کئی صدیوں سے دیندار مسلمانوں کے دماغوں پر مسلط رہا ہے۔ درحقیقت روحِ اسلام کے بالکل منافی ہے۔

اسلام کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ ہم جیتے جاگتے آثارِ قدیمہ بن کر رہ جائیں۔ اور اپنی زندگی کو قدیم تمدن کا ایک تاریخی ڈرامہ بنائے رہیں —

(مودودی)

کیا مودودی صاحب نے ان باتوں کو بیان کرنے کے بعد کل اختیارات مذہبی اپنے ہاتھ میں لینے کی ناپاک جسارت نہیں کی ——

اب اس سے صاف الفاظ میں ایک اور ارشادِ مودودی ملاحظہ فرمایئے جو انہوں نے تجدید احیائے دین صـــ۱۱۹ بعنوان پہلا سبب بیان کیا ہے۔

فرماتے ہیں ——

"پہلی چیز جو مجھ کو مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے

خلفا ملک کے تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماریوں کا پورا اندازہ نہیں لگایا ——— اور نادانستہ پھران کو وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت ہے "

(مودودی)

آگے چل کر مولانا مودودی پھر فرماتے ہیں ———

" جس شے کو میں لائق پرہیز بیان کر رہا ہوں وہ متصوفانہ رموز و اشارات اور متصوفانہ زبان کا استعمال اور متصوفانہ طریقے سے مشابہت رکھنے والے طریقوں کو جاری رکھنا ہے "

(مودودی)

ان ہی مسطور میں ایک جگہ آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ۔

" بس جس طرح پانی جیسی حلال چیز بھی اس وقت ممنوع ہو جاتی ہے۔ جب وہ مریض کیلئے نقصان دہ ہو اس طرح یہ حالت بھی مباح ہونے کے باوجود اسی بنا پر قطعی چھوڑ دینے کے قابل ہو گیا ہے ——— کہ اس کے لباس میں مسلمانوں کو افیون کا چسکا لگایا گیا ہے ——— اور اس کے قریب جاتے ہی ان ——— مریضوں کو پھر وہی پینا یاد آ جاتی ہیں۔ جو صدیوں ان کو تھپک تھپک کر سلاتی رہی ہیں۔ مصیبت کا معاملہ پیش آنے کے بعد

کچھ دیر نہیں لگتی کہ مریدوں میں وہ ذہنیت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے جو مریدوں کے ساتھ مختص ہو چکی ہے "

(مودودی)

اب ملاحظہ فرمایئے مولانا مودودی خود کو مجدد ظاہر کرنے اور خود کو اتفاقاً تسلیم کروانے میں کتنا آگے نکل گئے ہیں۔

اب ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمایئے جو مولانا مودودی نے تجدید و احیائے دین صفحہ ۱۱۹ بعنوان پہلا سبب میں ارشاد فرمایا ہے۔

پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا پورا اندازہ نہیں لگایا اور نادانستہ ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی ———

(مودودی)

اس مضمون میں آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔

" جس چیز کو میں لائق پرہیز کہہ رہا ہوں وہ متصوفانہ رموز و اشارات اور متصوفانہ زبان کا استعمال ——— اور متصوفانہ طریقے سے مشابہت رکھنے والے طریقوں کو جاری رکھنا ہے ——— "

(مودودی)

"اب جس کسی کو تجدیدِ دین کے لئے کوئی کام کرنا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ متوفین کی زبان و اصطلاحات سے امور و ارشادات سے ——— لباس و اطوار سے — پیری مریدی سے اور ہر اس چیز سے جو اس طریقے کی یاد تازہ کرنے والی ہو — مسلمانوں کو اس طرح پرہیز کرائے جیسے ذیابیطس کے مریض کو شکر سے پرہیز کرا دیا جاتا ہے۔"

(مودودی)

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب "اسلامی نظامِ زندگی" صفحہ ۲۶۲-۲۶۱ میں بعنوان امانت کے باب میں خدا کی سنت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ —

"یہاں کوئی سی محض پاکیزہ خواہشات اور نیتوں پر کامیاب نہیں ہو سکتی — اور نہ محض نفوسِ قدسیہ کی برکتیں ہی اس کو بار آور کر سکتی ہیں ——— بلکہ ان کے لئے ان شرائط کا پیدا ہونا ضروری ہے جو ایسی مساعی کی بار آوری کے لئے قانونِ الٰہی میں مقرر ہیں ———

آپ اگر زراعت کریں تو خواہ آپ کتنے ہی بزرگ صفت انسان ہوں اور تسبیح و عبادت میں کتنا ہی مبالغہ کرتے ہوں — بہر حال آپ کا پھینکا ہوا کوئی بیج بھی برگ و بار نہیں لا سکتا ——— جب تک آپ سی کاشت کاری میں اس قانون کی پوری پوری پابندی ملحوظ نہ رکھیں — جو اللہ تعالیٰ نے کھیتوں کی بار آوری

کیلئے مقرر کر دیا ہے —

اسی طرح نظامِ امامت کا وہ انقلاب بھی جو آپ کے پیشِ نظر ہے کبھی محض دعاؤں اور پاک تمناؤں سے رونما نہ ہو سکے گا — بلکہ اس کے لئے بھی ناگزیر ہے کہ آپ اس قانون کو سمجھیں اور اس کی ساری شرطیں پوری کریں — جس کے تحت دنیا میں امامت قائم ہوئی ہے۔ کسی کو ملتی ہے اور کسی سے چھنتی ہے ——"

(مودودی)

مودودی صاحب نے امامت و سنت کے باب میں جو لغویات لکھی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دین کو کیا خیال کرتے ہیں ——— بہر حال ہماری دعا ہے کہ بارگاہِ ربّ العزت سے ان جھوٹوں پر عذابِ الٰہی نازل ہو — جو دین میں فتنہ پیدا کر رہے ہیں ———

اسوۂ رسول اور سنتِ محمدی کے باب میں مولانا مودودی صاحب رسائل و مسائل صفحہ ۲۴۸ سے ۲۴۷ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ —

"وہ اسوہ و سنت میں بدعت وغیرہ اصطلاحات کے ان مفہومات کو غلط کہہ دین میں تحریف کا موجب خیال کرتا ہوں — جو بالعموم آپ حضرات کے ہاں رائج ہیں — آپ کا خیال کہ نبی اکرم صلی اللہ وسلم جتنی بڑی داڑھی رکھتے تھے اتنی ہی بڑی داڑھی رکھنا سنت یا اسوۂ رسول ہے ——— یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ عادات

رسول کو بعینہٖ وہ سنت سمجھتے ہیں۔ جس کے جاری اور قائم کرنے کے لئے نبی صلی اللہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہ السلام مبعوث کئے جاتے رہے ہیں — مگر میرے نزدیک صرف اسی قدر ہیں — کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے — بلکہ میرا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر اس کے اتباع پر اصرار کرنا ایک سخت قسم کی بدعت اور خطرناک تحریف دین ہے — جس سے برے نتائج پہلے جا نکلتے رہے ہیں — اور آئندہ بھی ظاہر ہونیکا خدشہ ہے۔"

(مودودی)

یہاں اور بہت سے اقتباسات پیش کئے جا سکتے تھے۔ مگر اختصار کے لئے یہاں اس قدر دیا جا رہا ہے — تفصیل کیلئے ہمارے پاس اتنا مواد موجود ہے کہ ضخیم کتب بن جائیں —

بہر حال اب آئندہ موضوع ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا مودودی پہ مغربی غلبہ — :

مولانا مودودی جو اوّل ہی سے امریکہ نواز رہے ہیں — اور جن کے بارے میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ وہ پاکستان میں مغربی ممالک کے اشارے پر کام کرنے کے عادی ہیں — اور انہیں اسلام کے خلاف کام کرنے والی اور مسلمانوں کی دشمن تنظیمیں امداد دیتی ہیں — مغربی ممالک کی عظمت ان کی فوقیت اور عسکری طاقت سے مولانا مودودی بے حد متاثر ہیں۔ درج ذیل اقتباسات سے ان کے خیالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے آپ ت[illegible] ت صفحہ ۱۳۶ بعنوان مسلمانوں کیلئے جدید تعلیمی پالیسی اور [illegible]ل — کے باب میں فرماتے ہیں کہ،

"مغربی علوم و فنون بجائے خود سب کے سب مفید ہیں — اور اسلام کو ان میں سے کسی کے ساتھ بھی دشمنی نہیں۔

بلکہ جواباً میں یہ کہوں گا کہ جہاں تک حقائقِ علمیہ کا تعلق ہے ——— اسلام ان کا دوست ہے۔ اور وہ اسلام کے دوست ہیں "

ملاحظہ فرمایا آپ نے ——— مولانا نے کتنے ڈھیٹ پن سے اسلامی علوم کو نظر انداز کر کے اسلامی علوم کی توہین کی ہے ——— اور اسلام دشمنوں اور یہودیوں کو اسلام دوست ثابت کرنے کی کوشش کی ہے — اسی باب میں ———

ماہنامہ ترجمان القرآن صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۴ بمطابق فروری ۱۹۵۸ء میں آپ فرماتے ہیں کہ۔

"یورپ کے ایسے بہت سے ممالک ہیں جن میں معاشرتی فلاح کے لئے بہت مفید اور کار آمد اسکیمیں جاری ہیں۔ وہاں اجتماعی حصول کے لئے کئی ایک موثر تدابیر اختیار کی گئی ہیں ——— وہاں شخصی آزادوں کی حفاظت اور پاسبانی کے لئے دستور و قانون میں تحفظات موجود ہیں۔ وہاں تعلیم و تعلم کا ایک اچھا نظام رائج ہے ——— وہاں غریب اور پسے ہوئے طبقوں کو اٹھانے کیلئے جد و جہد کی جارہی ہے ——— وہاں جمہور اور جمہوری اداروں میں احترام ہے ——— اور کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا۔

وہاں لوگوں کا ایک سیاسی اخلاق ہوا کرتا ہے۔ اور اسی کے

مطابق وہ اجتماعی زندگی بسر کرتے ہیں ——— وہاں کے سربراہ کو اپنے وطن اور قوم سے محبت ہوتی ہے ———

اور وہ اپنے ہم وطنوں میں اپنی کبریائی کے ٹھاٹھ نہیں ڈھاتے اور قوم کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں "

(مودودی)

مولانا مودودی نے جس طرح یورپین خاص طور سے امریکن معاشرے کے گن گائے ہیں ——— انہیں بھی نظر میں رکھئے۔ اور گذشتہ صفات کے ان اقوال کو بھی نظر انداز نہ کیجئے ——— جو مولانا نے سعودی عرب کی حکومت معاشرے اور عوام کے بارے میں لکھے ہیں۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مولانا کی زندگی کا سب سے بڑا مشن دولت پیدا کرنا اور اسلام کو فروخت کرنا ہے۔ وہ مغربی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے ہیں اور دولت مند ملکوں سے امداد حاصل کر کے پاکستان میں اسلام کا نام لے کر پبلسٹی کرتے ہیں

مولانا تجدید احیائے دین صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۶ میں تیسرا باب کے عنوان سے رقم طراز ہیں کہ

"جس دور میں ہمارے ہاں شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ اسماعیل شہید پیدا ہوئے اسی دور میں یورپ قرونِ وسطیٰ کی لمبی

سے پیدا ہوکر نئی طاقت کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور جہاں علم و فن کے محققین، مکتشفین اور موجدین اس کثرت سے پیدا ہوئے تھے کہ انہوں نے ایک دنیا کی دنیا بدل ڈالی تھی ———

وہی دور تھا جس میں ہیوم، کانٹ، نشٹے، ہیگل، کومٹ، شمڈکر فاشر۔ اور مل جیسے فلاسفر پیدا ہوئے۔

ان لوگوں نے منطق و فلسفہ ——— اخلاقیات و نفسیات اور تمام علوم عقلیہ میں انقلاب برپا کیا۔

وہی دور تھا ——— جب طبعیات میں گیلی لائی ——— اور دولت علم الکیمیا میں لاوزیئر، پرسٹلے، ڈیور ہائی ڈی اور برزیلیس حیاتیات میں لینے، بانم بیشات اور دولت جیسے محققین رہتے جن کی تحقیقات نے صرف سائنس ہی کو ترقی نہیں دی بلکہ کائنات اور انسان کے متعلق بھی ایک نیا نظریہ پیدا کر دیا اسی دور میں کوئس نے ٹرگوٹ، آدم سمتھ اور مالتھس کی دماغی کاوشوں سے معاشیات کا نیا علم مرتب ہوا یہی دور تھا۔ جب فرانس میں روسو، والٹیر، مونٹیسکو، ڈینس ڈالائیرو، لامیٹری، کیبانیس، بفون، روبیسپیئر، انگلستان میں طامس پین، مدیم گوڈون، ڈیوڈ ہارٹلے، جیف پیسٹلے، اراسمس ڈارون اور جرمنی میں گوئٹے، ہرڈر، شیلر، ونکلمان، لسنگ اور ہیرن ڈمی ہولباش جیسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اخلاقیات، ادب، قانون، مذہب

سیاسیات اور تمام علوم عمران پر زبردست اثر ڈالا اور انتہائی جرأت و بے باکی کے ساتھ دنیائے قدیم پر تنقید کر کے نظریات و افکار کی ایک نئی دنیا بنا ڈالی۔

پریس کے استعمال، اشاعت کی کثرت، اسالیبِ بیان کی ندرت اور مشکل اصطلاحی زبان کے بجائے عام فہم زبان کو ذریعۂ اظہارِ خیال بنانے کی وجہ سے ان لوگوں کے خیالات نہایت وسیع پیمانے پر پھیلے۔ انہوں نے محدود افراد کو نہیں بلکہ قوموں کو بحیثیتِ مجموعی متاثر کیا۔ ذہنیتیں بدل دیں، اخلاق بدل دیئے نظامِ تعلیم بدل دیا، نظریۂ حیات اور مقصدِ زندگی بدل دیا اور تمدن و سیاست کا پورا نظام بدل دیا۔

اُسی زمانے میں انقلابِ فرانس رونما ہوا جس سے ایک نئی تہذیب پیدا ہوئی۔ اُسی زمانے میں مشین کی ایجاد نے صنعتی انقلاب برپا کیا جس نے ایک نیا تمدن، نئی طاقت اور نئے مسائلِ زندگی کے ساتھ پیدا کئے۔ اُسی زمانے میں انجینئرنگ کو غیر معمولی ترقی ہوئی۔ جس سے یورپ کو وہ قوتیں حاصل ہوئیں کہ پہلے دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہ ہوئی تھیں۔ اسی زمانے میں قدیم فنِ جنگ اپنے آلات اور نئی تدابیر کے ساتھ پیدا ہوا۔ باقاعدہ ڈسپلن کے ذریعے فوجوں کو منظم کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ جس کی وجہ سے میدانِ جنگ میں پلٹنیں مشین کی طرح حرکت کرنے لگیں اور پرانے طرز کی فوجوں کا اُن کے مقابلے میں ٹھہرنا مشکل ہو گیا۔ فوجوں کی ترتیب اور عساکر کی تقسیم اور جنگی چالوں میں پیہم تغیرات ہوتے اور

ہر جنگ کے تجربات سے فائدہ اٹھاکر اس فن کو برابر ترقی دی جاتی رہی۔ آلاتِ حرب میں بھی مسلسل نئی ایجادیں ہوتی چلی گئیں۔ رائفل ایجاد ہوئی، ہلکی اور سریع الحرکت میدانی توپیں بنائی گئیں۔ قلعہ شکن توپیں پہلے سے بہت زیادہ طاقتور تیار کی گئیں اور کارتوس کی ایجاد نے نئی بندوقوں کے مقابلے میں پرانی توڑے دار بندوقوں کو بیکار کر کے رکھدیا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ یورپ میں ترکوں کو اور ہندوستان میں دیسی ریاستوں کو جدید طرز کی فوجوں کے مقابلے میں مسلسل شکستیں اٹھانی پڑیں اور عالمِ اسلام کے عین قلب پر حملہ کر کے نپولین نے مٹھی بھر فوج سے مصر پر قبضہ کر لیا۔

معاصر تاریخ کے اس سرسری خاکے پر نظر ڈالنے سے بہ آسانی یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ ہمارے ہاں تو چند اشخاص ہی بیدار ہوئے تھے مگر وہاں قومیں جاگ اٹھی تھیں۔ یہاں صرف ایک جہت میں تھوڑا سا کام ہوا، اور وہاں ہر جہت میں ہزاروں گنا زیادہ کام کر ڈالا گیا۔ بلکہ کوئی شعبۂ زندگی ایسا نہ تھا جس میں تیز رفتار پیش قدمی نہ کی گئی ہو۔ یہاں شاہ ولی اللہ صاحب اور اُن کی اولاد نے چند کتابیں خاص خاص علوم پر لکھیں جو ایک نہایت محدود حلقے تک پہنچ کر رہ گئیں اور وہاں لائبریریاں ہر علم و فن پر تیار ہوئیں جو تمام دنیا پر چھا گئیں اور آخر کار دماغوں اور ذہنیتوں پر قابض ہو گئیں۔ یہاں فلسفہ، اخلاقیات، اجتماعیات، سیاسیات اور معاشیات وغیرہ علوم پر طرح طرح کی بات چیت محض ابتدائی اور سرسری حد تک ہی رہی جس پر آگے کچھ کام نہ ہوا،

اور وہاں اس دوران میں ان مسائل پر پورے پورے نظامِ فکر مرتب ہو گئے۔ جنہوں نے دنیا کا نقشہ بدل ڈالا۔ یہاں علومِ طبیعیہ اور قوائے مادیہ کا علم وہی رہا جو پانچسو سال پہلے تھا، اور وہاں اس میدان میں اتنی ترقی ہوئی اور اس ترقی کی بدولت اہلِ مغرب کی طاقت اتنی بڑھ گئی کہ اُن کے مقابلے میں پرانے آلات و وسائل کے زور سے کامیاب ہونا قطعاً محال تھا۔

حیرت تو یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانے میں انگریز بنگال پر چھا گئے تھے اور الٰہ آباد تک اُن کا اقتدار پہنچ چکا تھا، مگر انہوں نے اس نئی ابھرنے والی طاقت کا کوئی نوٹس نہ لیا، شاہ عبدالعزیز صاحب کے زمانے میں دہلی کا بادشاہ انگریزوں کا پنشن خوار ہو چکا تھا اور قریب قریب سارے ہی ہندوستان پر انگریزوں کے پنجے جم چکے تھے مگر اُن کے ذہن میں بھی یہ سوال پیدا نہ ہوا کہ آخر کیا چیز اُس قوم کو اس طرح بڑھا رہی ہے اور اس نئی طاقت کے پیچھے اسبابِ طاقت کیا ہیں۔ سید صاحب اور شاہ اسمٰعیل شہید جو عملاً اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لیے اُٹھے تھے، انہوں نے سارے انتظامات کیے مگر اتنا نہ کیا کہ اہلِ نظر علماء کا ایک وفد یورپ بھیجتے اور یہ تحقیق کراتے کہ یہ قوم جو طوفان کی طرح چھاتی چلی جا رہی ہے اور نئے آلات، نئے وسائل، نئے طریقوں اور نئے علوم و فنون سے کام لے رہی ہے، اُس کی اتنی قوت اور اتنی ترقی کا کیا راز ہے؟ اس کے گھر میں کس نوعیت کے ادارے قائم ہیں؟ اس کے علوم کس قسم کے ہیں؟ اس کے تمدن کے اساس کن چیزوں پر ہے؟ اور اس کے مقابلے میں

ہمارے پاس کن چیزوں کی کمی ہے ——"

(مودودی)

مغرب پرست ان علمائے دین سے پوچھیں۔ کہ ابو عبیدہؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے کن ممالک سے جہازوں کے وفد اور جدید زمانے کے راز معلوم کئے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے ترقی کی اور فتوحات حاصل کیں۔ وہ کیا جذبہ تھا کہ انہوں نے ساٹھ ایمان پسندوں کے ساتھ ساٹھ ہزار رومیوں کے مقابلے میں فتح حاصل کی۔

مولانا مودودی مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۱۳۹ بعنوان اصلی مسلمانوں کے لئے ایک ہی راہ عمل میں لکھتے ہیں —— کہ

"پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس تحریک کو ڈھانے اور چلانے کے لئے خارج میں کس سامان اور ماحول میں کس ساز و کار کی ضرورت ہے۔ جس سامان اور جس سازگار ماحول کو یہ لوگ ڈھونڈتے ہیں وہ نہ کبھی فراہم ہوا ہے نہ فراہم ہوا ہوگا۔ دراصل خارج میں نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے اپنے باطن میں ایمان کی ضرورت ہے اس قلبی شہادت کی ضرورت ہے کہ یہی مقصد حق ہے —— اور اس عزم کی ضرورت ہے کہ میرا جینا اور مرنا اسی مقصد کیلئے ہے۔

یہ ایمان یہ شہادت یہ عزم موجود ہو تو دنیا بھر میں ایک اکیلا انسان یہ اعلان کرنے کیلئے کافی ہے کہ میں زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کرنا چاہتا ہوں۔

اس کی پشت پر کسی منظم اقلیت یا کسی حکومت خود اختیاری رکھنے والی اکثریت کی قطعاً کوئی حاجت نہیں۔"

(مودودی)

ملاحظہ فرمایئے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے ان اقتباسات کی روشنی میں ہم ان کے بارے میں کیا خیال کر سکتے ہیں ——؟

مولانا مودودی ہر دور میں سرمایہ داروں۔ یہودیوں اور یورپی پادریوں سے متاثر رہے ہیں —— شاید وہ کوئی دوسرا مذہب بھی اختیار کر لیتے۔ بشرطیکہ ان کے لئے کسی دوسرے مذہب میں زیادہ مواقع موجود ہوتے —— مگر ایسے انسانوں کیلئے دوسرے مذہب میں کوئی گنجائش موجود نہیں ہوتی۔ اس لئے انہوں نے کوئی اور مذہب بھی اختیار نہ کیا —— اور اسلامی تبلیغ مشن کے چکر میں وہ اپنے ذہن سے مغربی مفکرین —— اور سرمایہ داری کی عظمت کو فراموش بھی نہ کر سکے۔

یہ ہے مولانا مودودی کا اصل روپ

مولانا مودودی اور اسلامی نظام زندگی کا تصور

مولانا مودودی جو اسلامی زندگی کا تصور پیش کرتے ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسلامی نظام زندگی صفحہ ۲۸۴ ۔ بعنوان بنیادی اخلاقیات میں مولانا تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"مجھے امید ہے کہ آپ نے یہ بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ مسلمانوں کی موجودہ پست حالی کا سبب کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ نہ مادی وسائل سے کام لیں اور نہ بنیادی اخلاقیات سے آراستہ ہوں اور نہ ہی ان کے اندر اسلامی اخلاقیات ہی پائی جائیں وہ کسی طرح بھی امامت کے منصب پر قائم نہیں رہ سکتے۔ خدا کی دلائل اور بے لاگ سنت کا تقاضا اسی قدر ہے کہ اس پر ایسے کافروں کو ترجیح دی جائے جو اسلامی

اخلاقیات سے عاری ہی سہی۔ مگر کم از کم بنیادی اخلاقیات اور مادی وسائل کے استعمال میں تو ان سے بڑھے ہوئے ہوں اور اپنے آپ کو ان کی بہ نسبت انتظام دنیا کیلئے اہل تر ثابت کر رہے ہوں۔"

(مودودی)

ملاحظہ فرمائیے ——— آپ ایک مسلمان کے مقابلے میں ایک کافر اور غیر مسلم کو امام ماننے کو بھی تیار ہیں شرط اس قدر ہے کہ وہ مغرب کا کوئی باشندہ ہو ——— یا امریکن ہو ——— جو مولانا کی جھولی بھر سکے ———

اس ضمن میں مولانا مودودی اسلامی نظام زندگی صفحہ ۲۹۰ بعنوان ایمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"جہاں ایمان ہی ان حیثیات سے اپنی وسعت وہمہ گیری اور پختگی و مضبوطی میں ناقص ہو وہاں تقویٰ یا احسان کا کیا امکان ہو سکتا ہے۔

کیا اس نقص کی کسر داڑھیوں کے طول اور لباس کی تراش خراش یا تسبیح گردانی و تہجد خوانی سے پوری کی جا سکتی ہے۔"

(مودودی)

اس سے آگے اسلامی نظام زندگی ہی کے صفحہ ۳۰۴ میں بعنوان احسان میں تحریر فرماتے ہیں۔

"پھر کیا معاذ اللہ خدا کے متعلق آپ کا یہ گمان ہے کہ وہ اپنی وفاداری کو پہچاننے کی اتنی تمیز بھی نہیں رکھتا۔ جتنی دنیا کے ان کم عقل انسانوں میں پائی جاتی ہے ——

کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف داڑھیوں کا طول۔ ٹخنوں اور پائینچوں کا فاصلہ۔ تسبیحوں کی گردش، اور درود وظائف نوافل اور مراقبے کے مشاغل اور ایسی ہی چند اور چیزیں دیکھ کر ہی دھوکہ کھا جائیگا۔ آپ اسکے سچے وفادار اور جانثار ہیں —"

(مودودی)

کیا یہی وہ شریفانہ اندازِ تحریر اور طرزِ تخاطب ہے جس کے مولانا مودودی داعی ہیں ——

مولانا تجدید احیائے دین صـ۱۹ بعنوان "جاہلیتِ مشرکانہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"انبیاء علیہ السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد وقہار کی خدائی پر قائل ہو گئے۔ وہاں سے اسلاف کی دوسری اقسام تو رخصت ہو گئیں ——مگر انبیاء۔ اولیا۔ شہداء، صالحین۔ مجاذیب۔ خطاب۔ ابدال۔ علماء۔ مشائخ۔ اور ظل اللہوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنے لئے جگہ نکالتی رہی"

(مودودی)

مولانا اسلامی نظام زندگی کے صـ۳۰۵ میں۔ بعنوان "احسان" فرماتے ہیں کہ۔

"آج تین روز سے میرے پاس پرچوں کی بھرمار ہو رہی ہے جس میں سارا مطالبہ بس اس کا ہے کہ جماعت کے لوگوں کی داڑھیاں بڑھائی جائیں ——پائینچے ٹخنوں سے اونچے کروائے جائیں۔ ایسے ہی دوسرے جزئیات کا اہتمام کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کے اس خیال کا بھی مجھے علم ہوا کہ انہیں جماعت میں اس چیز کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے جسکو وہ روحانیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر شاید وہ خود نہیں بتا سکتے کہ وہ روحانیت فی الواقع ہے کیا شئے اسی بنا پر ان کی رائے یہ ہے کہ نصب العین اور طریقۂ کار تو اس جماعت کا اختیار کیا جائے اور تزکیہ نفس اور تربیتِ روحانی کیلئے خانقاہوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

یہ ساری باتیں صاف بتاتی ہیں ——— کہ ابھی تک ہماری تمام کوششوں کے باوجود لوگوں میں ذہن کا فہم پیدا نہیں ہوا"

(مودودی)

یعنی مودودی صاحب کے نظر میں شکل و شباہت ہی سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس شخص میں ابھی فہم دین پیدا نہیں ہوا۔

اسی باب میں مولانا مودودی صفحہ ۲۰۶ پر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ــــ

"سب سے پہلے ٹھنڈے دل سے اس سوال پر غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول دنیا میں کس غرض کیلئے بھیجے ہیں۔ دنیا میں آخر کس چیز کی کمی ہے کیا خرابی پائی جاتی ہے۔ جسے رفع کرنے کیلئے انبیاء مبعوث کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیا وہ یہی تھی کہ لوگ داڑھیاں نہ رکھتے تھے اور اپنی داڑھیاں رکھوانے کیلئے رسول بھیجے گئے یا یہ کہ لوگ ٹخنے ڈھانکتے رہتے تھے ــــ اور انبیاء کے ذریعے سے انہیں کھلوانا مقصود تھا؟ یا وہ چند سنتیں جن کے اہتمام کا آپ لوگوں میں بہت چرچا ہے۔ دنیا میں جاری کرنے کے لئے انبیاء کی ضرورت تھی ـ"

(مودودی)

مولانا مودودی ردِ عملی سمجھے بغیر تقریر اور تحریر میں بہت آگے نکل جاتے ہیں ــــ چنانچہ ان کی ایک تقریر سے بددل ہو کر ان کی جماعت کے کچھ کارکنوں نے ان کی جماعت سے کنارہ کشی بھی اختیار کر لی تھی ــــ چنانچہ اس باب میں انہوں نے مضامین لکھے۔ مولانا مودودی نے بڑے ناصحانہ انداز میں اسکا جواب دیا اور اسے شائع بھی کر دیا۔

ذیل میں وہ جواب ملاحظہ فرمائیے ـ

مولانا اس جواب کے سلسلے میں رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۴۹

بعنوان جزئیات شرع و مقتضیات دین میں لکھتے ہیں کہ ـ

"در اصل میری جو باتیں اس تقریر کو سننے کے بعد اس گروہ کے لوگوں نے کی ہیں ان سے تو مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ لوگ فی الواقع دین کے کسی کام کے نہیں یہ کہ ان کا ہمارے قریب آنا ان کے دور رہنے بلکہ مخالفت کرنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے آپ خود ہی اندازہ کیجئے کہ جو لوگ قرآن و سنت کے لحاظ سے میری تقریر کے اندر کوئی لفظ بھی قابلِ گرفت نہیں بتا سکتے ـ بلکہ اس کے برعکس جو یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ جس کو میں نے دین کا اصل مدعا بتایا ہے ـ واقعی قرآن و سنت کی رو سے دین کا اصل مدعا وہی ہے ـ اور جن چیزوں کو میں مقدم و موخر کر رہا ہوں ـ وہ واقعی مقدم و موخر ہیں ــــ

مگر اس کے باوجود جنہیں میری اس تقریر پر اعتراض کرنے بدمزگی اور رنجش کا اظہار کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا وہ آخر کس قدر عزت کے مستحق ہیں ـ کہ ان کے جذبات و خیالات کا لحاظ کیا جائے ــــ"

(مودودی)

مولانا مودودی نے اس عبارت میں سب سے پہلا جھوٹ یہ بولا ـ ہے کہ انہوں نے

"اس گروہ کے"

الفاظ لکھ کر ان لوگوں کو اپنی جماعت کا رکن ظاہر نہ ہونے دیا تھا ــــ

اور بعد کے الفاظ میں انہوں نے خود بتا دیا کہ سب وہ لوگ تھے جو غلط فہمی میں مبتلا ہو کر جماعتِ اسلامی کے مکروہ ٹولے میں شریک ہو گئے تھے ——

مولانا مودودی صاحب جو خود کو مجدد اور امام مہدی وغیرہ بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں —— دماغی طور پر اتنے الجھ چکے ہیں کہ انہیں بعض اوقات خود خیال نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر وہ ایسی سبھی باتیں کہہ جاتے ہیں جو ان کے خیال میں غلط ہونے کے باوجود ان کے حاشیہ بردار آنکھیں بند کر کے مان لیں گے۔

مودودی اور تبلیغ جماعت اسلامی

مولانا مودودی نے ہر وہ تحریر جس کے بارے میں انہوں نے کبھی بھی دعوے کیا کہ وہ خالص اسلامی تحریر ہے جماعتِ اسلامی اور خود اپنے ذاتی مفاد کو پیشِ نظر رکھا ہے ——

جماعتِ اسلامی کیا ہے —— لائل پور کا گھنٹہ گھر۔ جدھر سے بھی جائیے —— آگے گھنٹہ گھر ملے گا —— اسی طرح جماعتِ اسلامی کو جہاں سے بھی پرکھئے۔ آگے مودودی صاحب اپنی منحوس صورت لئے کھڑے دکھائے دیں گے ——

مولانا رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۱۵۵ بعنوان جماعتِ اسلامی اور علماءِ اکرم میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

وہ جو لوگ اس قسم کے شبہات کا اظہار کر کے بندگانِ خدا کو جماعتِ اسلامی کی دعوتِ حق سے روکنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ میں نے ان کو ایک

ایسی خطرناک سزا دینے کا منتہے کر لیا ہے —— جس سے وہ کسی طرح رہائی حاصل نہ کر سکیں گے —— اور وہ سزا یہ ہے کہ میں ہر قسم کے دعووں سے اپنا دامن بچاتے ہوئے —— اپنے خدا کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور پھر دیکھوں گا کہ یہ حضرات خدا کے سامنے اپنے ان شبہات کی اور ان کو بیان کر کے لوگوں کو حق سے روکنے کی کیا صفائی پیش کرتے ہیں "

(مودودی)

اللہ اللہ ——

مولانا مودودی نے یہاں "میں ان کو سزا دوں گا"
کے الفاظ استعمال کر کے گویا خود کو خدا —— یا اس کا نبی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا مودودی —— (اس کے منہ میں اللہ تعالیٰ آگ بھرے)
—— ایسے الفاظ اکثر جگہ کہہ کہہ کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتا رہتا ہے —— اس نے ہمیشہ خود پرستی کو شیوہ بنایا ہے اور مولانا نے اپنے اردگرد جو چند شر پسند کو ذوق —— کم فہم — اور ابن الوقت لوگوں کا گروہ جمع کر رکھا ہے —— وہ مولانا کے ان ارشادات کو آنکھیں بند کر کے مان لیتا ہے۔
کیونکہ انکا مفاد اسی میں ہے ——
وہ یہ جانتے ہوئے بھی —— کہ مولانا خود کو نبی — ولی — مجدد یا امام مہدی

کہلانے کے خواب دیکھ رہے ہیں خاموش رہتے ہیں ——
مگر وہ خود بھی تو جانتے ہیں کہ مولانا مودودی نبوت کا دعویٰ یا امام مہدی کا ظہور ثابت کرنے والے ہیں —
شاید یہ لوگ اسی انتظار میں ہیں —

مودودی اور توہینِ دین

مولانا مودودی نے ولی اللہ ــــ مفکرین ــــ اور دینی پیشواؤں کو بھی معاف نہیں کیا ــــ

انہوں نے ایک عبارت میں یہ تک لکھ دیا کہ گناہ گاروں کے ساتھ ان کے دینی پیشواؤں کو بھی پکڑا جائیگا۔

یعنی جو مسلمان کسی گناہ کی سزا پائے گا۔ وہ سزا نعوذ باللہ میرے منہ میں خاک ــــ رسول اکرم صلعم کو بھی دی جائیگی ــــ دنیا کے سب سے بڑے جھوٹے اور خبیث انسان مولانا مودودی کے اس بارے میں لکھے ہوئے الفاظ خود ملاحظہ فرمایئے ــــ

ماہنامہ ترجمان القرآن ص ۳۴ ــ بابت جون تا اگست سنہ ۱۹۴۱ء میں لکھتے ہیں کہ۔

"قیامت کے روز حق تعالیٰ کے سامنے ان گناہ گاروں کے ساتھ ان کے دینی پیشوا بھی پکڑے ہوئے آئینگے ــــ اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیا ہم نے تمہیں علم وعقل سے اس لئے سرفراز کیا تھا۔ کہ تم اس سے کام نہ لو۔ کیا ہماری کتاب اور ہمارے نبی کی سنت تمہارے پاس اس لئے تھی کہ تم اس کیلئے بیٹھے رہو ــــ اور مسلمان گمراہی میں مبتلا ہوتے رہیں ــــ

ہم نے اپنے دین کو آسان بنایا تھا۔ کیا تم کو حق تھا۔ کہ اسے مشکل بنا دو۔

ہم نے تم کو قرآن اور نبی صلعم کی پیروی کا حکم دیا تھا ــــ یہ تمہیں کس نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں سے بڑھ کر اپنے اسلاف کی پیروی کرو۔

ہم نے ہر مشکل کا حل قرآن میں لکھا تھا ــــ تم سے یہ کس نے کہا تھا۔ کہ قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ ــــ اور اپنے لئے انسانوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو کافی خیال کرو ــــ اس بازپرس کے جواب میں امید نہیں کہ کسی عالم دین کو کنز الدقائق اور عالمگیری کے مصنفین کے دامنوں میں پناہ مل سکے گی ــ البتہ جہاد کو جواب دہی کرنے کا موقعہ ضرور مل جائیگا۔

(مودودی)

اب بتایئے کہ یہ مودودی صاحب نے کہاں سے اخذ کیا ــــ کیا خدا تعالیٰ

نے خود ان پر ان الفاظ کی تشریح کی تھی جو وہ اتنے وثوق سے اسے بیان کر رہے ہیں ـــــ

صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں اور مریدوں کے سامنے خود کو نبی سے کم درجہ کا انسان ظاہر کرنا نہیں چاہتے ۔

مودودی اور توہین امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ

مولانا ابوالاعلیٰ ہر وہ بات پسند کرتے ہیں جو ان کا ذہن تسلیم کرے یا جس سے ان کو کوئی ذاتی مفاد ہو ـــــ

چنانچہ انہوں اکثر احادیث اور بزرگانِ دین کی تحریروں کا مذاق اڑایا اور انہیں رد کیا ہے ـــــ اس کے مقابلے میں وہ اپنی طرف سے عبارت پیش کرتے رہے ہیں ـــــ اور یہ تاثر دیتے رہے ہیں کہ ان کو حدیث کا درجہ دیا جائے ـــــ بلکہ حدیث سے بھی زیادہ صحیح ـــــ بالغ ـــــ اور عین اسلام تسلیم کر لیا جائے ـ

چنانچہ تفہیمات جلد اوّل ص ۵۰ بعنوان مسلکِ اعتدال میں مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ ـ

"امام ابوحنیفہؒ کی فقہ میں آپ بکثرت ایسے مسائل دیکھتے ہیں۔ جو

مرسل اور معضل اور منقطع احادیث پر مبنی ہیں۔ یا جس میں ایک قوی الاسناد حدیث کو چھوڑ کر ایک ضعیف الاسناد حدیث کو قبول کیا گیا ہے ——— یا جس میں احادیث کچھ کہتی ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں۔

بہرحال امام مالکؒ کا ہے ———

باوجودیکہ اخباری نقطۂ نظر ان پر زیادہ غالب ہے مگر پھر بھی ان کا نقطۂ نظر ان پر زیادہ غالب ہے ——— مگر پھر بھی اس نقطہ نے بہت سے مسائل میں ان کو ایسی احادیث کے خلاف منشا دینے پر مجبور کر دیا ہے جنہیں محدثین صحیح قرار دیتے ہیں ———

چنانچہ لیث بن سعد نے ان کے منہ سے تقریباً ۷۰ مسئلے اس نوعیت کے نکالے ہیں۔

امام شافعی کا حال بھی ان سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔"

(مودودی)

بتایئے کہ اب مودودی صاحب کی نظر میں کون سے امام صحیح ہیں۔ ویسے یہ ہے کہ وہ شخص جو خود کو نبی سے بھی بلندتر رتبے پر دیکھنا چاہتا ہو ——— وہ بھلا کیونکر ان اماموں کو نظر میں لا سکتا ہے ——— اور ان کی باتوں کو صحیح مان سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے ——— امام ابوحنیفہ ——— امام مالک اور امام شافعی

سبھی کو بیک قلم آپ نے غلط قرار دے دیا اور ان کی احادیث پر ایمان لانے سے انکار کر دیا ——— یہ شخص جو ایسی باتیں کرتا ہے اسلام سے خارج ہے۔ اس کا نکاح ختم ہو چکا ہے ——— اور اب اس کا اس معاشرے میں اور دین میں کوئی مقام نہیں ہونا چاہئے ——— کیونکہ ہمارے دین میں منافق کا کوئی مقام نہیں ہے۔

مودودی - اسلام کا مداری

مولانا مودودی نے جو خود کو مسلمان خیال کرتے ہیں - ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ اسلام سے دوسرے مذہب کے لوگوں کو دور رکھا جائے — اور اس میں کوئی کشش پیدا نہ ہونے دی جائے — وہ مبلغِ اسلام تو کیا — اسلام کے راستے میں رکاوٹ ہیں — ایک طرف تو وہ خانۂ کعبہ اور ارضِ مقدس کی توہین کر کے دوسرے مذہب اور معاشرے کے لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اسلام خالص تدین کاروباری طرز کا ایک مذہب ہے - جس میں کوئی لچک اور کشش نہیں اور دوسری طرف وہ مسلم سوسائٹی کو دنیا کی سب سے غلیظ سوسائٹی بیان کرتے ہیں —

اس کے ثبوت کے طور پر میں جہاں مولانا کا ایک اقتباس نوٹ کرتا ہوں —

یہ اقتباس میں نے مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش سے لیا ہے -

مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صـ ۲۷-۲۶ بعنوان تعارفِ مقصد میں فرماتے ہیں کہ -

"اسلام جس صورت میں مَیں نے اپنے گرد و پیش کی مسلم سوسائٹی میں پایا وہ میرے لئے اس میں کوئی کشش نہ تھی — تنقید و تحقیق کی صلاحیت پیدا ہونے کے بعد پہلا کام جو میں نے کیا وہ یہی تھا کہ اس بے روح مذہبیت کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکا جو مجھے میراث میں ملی تھی -"

(مودودی)

ملاحظہ فرمایئے — مولانا نے خود اقرار کر لیا کہ انہوں نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکا کیونکہ اسلام میں ان کیلئے کوئی کشش موجود نہ تھی — تو پھر یہ باریش بزرگ چہرے والے شخص مودودی صاحب کون ہیں — کیا آپ سکھ ہو چکے ہیں -

؎ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا ؟

اسی ضمن میں مولانا مودودی — تفہیمات جلد دوم - صـ ۱۵۲-۱۵۱ بعنوان فتنۂ تکفیر میں لکھتے ہیں کہ -

"افسوس ہے کہ مدتوں سے جلی ہوئی اس لاش کو چھوڑنے پر ہمارے علماءِ کرام کسی طرح راضی نہیں ہوتے انہوں نے اصل تصنیفات اور

تاویل ـــــ کے فرق کو نظر انداز کر دیا ہے۔

وہ ان منزاع کو بھی اصول بنا کے بیٹھے ہیں ـــــ جس کو انہوں نے خود یا ان کے اسلاف نے اپنے مخصوص فہم کی بنا پر اصول سے اخذ کیا۔

وہ ان تاویلات کو بھی نصوص کے درجے میں رکھتے ہیں جو نصوص سے معانی اخذ کرنے میں ان کے گروہ نے اختیار کی ہیں؟ -

(مودودی)

مولانا کا ایک اقتباس جو تجدید و احیائے دین صـ۲۴ـ۲۵ - بعنوان جاہلیت راہبانہ سے اخذ کیا گیا ہے ملاحظہ فرمایئے -

" عبادات اور چند خاص مذہبی اعمال - اس گناہ زندگی کا کفارہ ہیں ـــ بس ان ہی کو پورے انہماک سے ٹھیک ناپ تول کے ساتھ انجام دیتے رہنا چاہیئے ـ تاکہ آخرت میں نجات حاصل ہو ـــــ

اس ذہنیت نے انبیاء کی امتوں میں سے ایک گروہ کو مرقبہ و مکاشفہ چلہ کشی وسیالت ـــ اور اوراد و وظائف احزاب و اعمال (یعنی عملیات کہ جن سے بڑھ کر بے عملی کی کوئی صورت انسانی ذہن نے آج تک ایجاد نہیں کی ـــ) سیر مقامات (یعنی روحانی مقامات) اور حقیقت کی متصوفانہ تعبیروں (یعنی وحدۃ الوجود) کے چکر میں ڈال دیا ـــ

(مودودی)

مولانا مودودی جو خود کو ایک عالم دین اور مسلمان کہتے ہیں - دین اسلام پر الزام تراشیوں میں اب تک کے کسی بھی غیر مسلم اور کافر سے زیادہ آگے نظر آتے ہیں ـــ

انہوں نے اسلام کو ہمیشہ ایک بے روح مذہب کہا ہے - اس کے ثبوت کے طور پر ـــــ مولانا کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے -

یہ اقتباس میں نے مولانا کی کتاب مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صـ۱۸۵ـ۱۸۶ بعنوان مشکلات کا جائزہ میں سے لیا ہے - ـــ لکھتے ہیں ـــ

" البتہ اسلام کے حق میں اس رکاوٹ کو جس چیز نے شدید تر رکاوٹ بنا دیا ہے وہ ہماری بے جامد اور بے روح مذہبیت ہے جسے آج کل اسلام سمجھا جا رہا ہے -

اس بے راج مذہبیت کا پہلا بنیادی نقص یہ ہے - کہ اس میں اسلام کے عقائد محض ایک دھرم کے موضوعات بنا کر رکھ دیئے گئے ہیں"

اگلے صفحے پر مولانا پھر توہین اسلام میں بڑھ کر لکھتے ہیں کہ -

" دوسرا بنیادی نقص اس مسخ شدہ مذہبیت میں یہ ہے ـــ

کہ اس میں اسلامی شریعت کو ایک منجمد شاستر بنا کر رکھ دیا گیا ہے —
اس میں صدیوں سے اجتہاد کا دروازہ بند ہے — جس کی وجہ سے
اسلام ایک زندہ تحریک کی بجائے محض عہدِ گذشتہ کی ایک تاریخی یادگار
بن کر رہ گیا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم دینے والی درس گاہیں —
آثارِ قدیمہ کے محافظ خانوں میں تبدیل ہو گئی ہیں — "

(مودودی)

یہاں مولانا مودودی نے — کس چیز کو معاف کیا ہے۔

اسلام کو —

اسلام کے — قوانین — اخلاقیات — اور مساوات کو۔

اسلامی تاریخ اور سنہری دور کو۔

یا اسلامی درس گاہوں کو۔

انہوں نے یہاں ہر ایک پر کیچڑ اچھالا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا — کہ آخر مولانا مودودی کا مشن کیا ہے۔ یہ شخص
کیا چاہتا ہے ؟ — اگر وہ خود اسلام سے دور ہے تو وہ اپنی ناعقلی —
کم فہمی — اور اسلام سے دوری کے باوجود ایسی تحریریں لکھ کر مسلمانوں کی
دل آزادی کیوں کرتا ہے ؟

کیا یہ شخص خود کسی غیر ملکی سرمائے کے زور پر ان کا خریدا ہوا ایک کتا نہیں ہے

کہ جب بھی وہ ملک ان کی دم پر پاؤں رکھتے ہی ہونک پڑتا ہے — اور خود اپنے
ہم وطنوں کو کاٹنے کیلئے دوڑتا ہے —
میں خدا رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ وہ معاشرے کو ایسے
لوگوں سے پاک کرکے — یہاں سے ایسی شخصیات کو دور کرے جو خود
اسکے دین کے نام پر دھبہ ہیں — اور جن کا اپنا وجود ایک گالی سے
کم نہیں ہے۔

مودودی اور موجودہ نظامِ تعلیم

اس ملک میں ایک نام نہاد اسلامی قانون کے داعی —— جو
شاید مودودی کے خیال میں خود اس منشور سے بنایا جائے گا۔
—— اور جس میں وہ جو چاہے وہ ہو سکے گا —— مودودی
نے اس ملک میں موجودہ تعلیم پر بھی سخت کیچڑ اچھالا ہے ——
جبکہ یہ شخص خوب جانتا ہے کہ اس ملک میں موجودہ نظامِ تعلیم
کوئی برا نہیں ہے ——

مگر ہر بات کو کالی عینک لگا کر دیکھنے والے مولانا مودودی
کون سمجھائے —— اس شخص نے تو ہر بات کے تاریک
پہلو کو دیکھنا ہوتا ہے ——

(مودودی)

مولانا مودودی صاحب اپنی کتاب مسلمان اور موجودہ
سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۲۳ بعنوان
خام خیالیاں —— میں تحریر فرماتے
ہیں کہ۔

"یہ تعلیم جو آپ کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دی جا رہی
ہیں —— نیز اسلامی حکومت کیلئے سیکرٹری اور وزراء تو
فراہم کر سکتی ہے مگر برائے مانیے اسلامی عدالتوں کے
لئے چپڑاسی اور پولیس کانسٹیبل تک فراہم نہیں کر سکتی۔ اور یہ
بات جدید تعلیم تک ہی محدود نہیں رہی ——

ہمارا وہ پرانا نظامِ تعلیم۔ جو حرکت زمین کا سرے سے قائل ہی نہیں
ہے —— وہ بھی اس معاملے میں اتنا ناکارہ ہے کہ اس دورِ جدید میں
اسلامی حکومت کیلئے ایک قاضی۔ ایک وزیرِ مال —— ایک وزیرِ جنگ
ایک ناظمِ تعلیمات اور ایک سفیر بھی پیدا نہیں کر سکتا"

(مودودی)

اس ضمن میں مولانا مودودی، تفہیمات جلد دوم ص ۸۰ ۱۱ —
بعنوان "الہ۔ مکبر الصوت کا استعمال" میں تحریر کرتے ہیں کہ۔
"میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ علماء اکرام وقت کے

رجحانات سے منہ موڑ کر بیٹھ جائیں —— اور اس امر کو بالکل بھول جائیں
کہ وہ ہدایہ بدائع کے زمانۂ تصنیف میں نہیں بلکہ نت نئی سائنٹیفک ایجادات
اور تیز رفتار تمدنی انقلابات کے دور میں رہتے ہیں ۔ اس دور میں روز بروز
نئے مسائل کا پیدا ہونا لازمی ہے اور ان مسائل کو ہدایہ و بدائع کی روشنی میں
حل کرنے کا نتیجہ اس کے سوا کچھ ۔

مودودی اور سیرتِ رسول

"صحابہ اکرام ۔ رسول اکرم صلعم اور دیگر انبیاء ۔ کے لباس تہذیب و تمدن اللہ
طرزِ معاشرت اختیار کرنے کو ڈرامہ بتاتے ہیں ۔ اور وہ شعارِ اسلام اور سنتِ رسول
کا کھلا دشمن ہے ۔

مولانا مودودی ——

رسائلِ و مسائل حصہ اول ص ۱۸۹ بعنوان تقلید و عدم تقلید میں فرماتے
ہیں کہ ۔
"میں نہ مسلک اہلِ حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ درست خیال کرتا
ہوں اور نہ ہی حقیقت و شافعیت ہی کا پابند ہوں "
(مودودی)

مولانا مودودی جماعت اسلامی کے متعلق چند شبہات میں ص ۵

یوں فرماتے ہیں ۔

"میرا طریقہ یہ ہے کہ میں بزرگانِ سلف کے خیالات پر بے لاگ تحقیق و
تنقید کی نگاہ ڈالتا ہوں۔ میں اس میں جس کا خطرہ نوجوان نسل نے اپنے خیالات
میں ظاہر کیا ہے ہماری نئی نسلیں شدت کے ساتھ اپنے زمانے کے حالات سے متاثر
ہو رہی ہیں۔ اور یہ کسی طرح ممکن نہیں اور زمانہ اپنی طبعی رفتار سے جو حالات اور
جو مسائل پیدا کر دے ان سے وہ قوم یک سر بے تعلق ہو کر رہے جو کروڑوں کی تعداد
میں دنیا کے ہر حصے میں پھیلی ہوئی ہے۔ ان نئی نسلوں میں اگر کوئی غیر اسلامی
رجحانات پیدا ہوں تو اس کو روکنے کیلئے علماء اسلام کے پاس وہ طاقت ور
دلائل چاہییں جو اس زمانے کے دماغوں سے اپنا لوہا منوا سکتے ہوں ——"
چھٹی صدی ہجری کی منطق اب کام نہیں دے سکتی۔ اور اگر یہ لوگ جدید
زندگی میں اسلام کی شاہراہ پر آگے بڑھنا چاہیں تو ان کی رہنمائی کے لئے علماء
اسلام میں وسعتِ نظر اور روحِ اجتہاد کی ضرورت ہے۔ قدم قدم پر عالمگیری
اور تاتار خانی کو ملکر نصیرِ راہ بنانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نئے زمانے کے مسلمان قرآن
اور حدیث کو بھی پیچھے چھوڑ کر جدھر منہ اٹھے گا چل نکلیں گے جس طرح ترک
اور ایرانی چل نکلے "

(مودودی)

مولانا مودودی نے تفہیمات ص ۱۷۵-۱۷۶ بعنوان ترکی میں مشرق و

مغرب کی کشمکش میں لکھا ہے کہ ۔

"ایک طرف ترکی میں اتنے بڑے انقلاب کی ابتدا ہو رہی تھی۔ دوسری
طرف ترکوں کے علماء اور مشائخ تھے۔ جو اب بھی ساتویں صدی کی فضا سے
نکلنے پر آمادہ نہ تھے۔ ان کے جمود۔ ان کی تاریک خیالی۔ ان کی انتہا پسندی کا
اور زمانے کے ساتھ حرکت کرنے سے ان کے قطعی انکار کا اب بھی وہی حال تھا۔ جو
سلطان سلیم کے زمانے میں تھا —— وہ اب بھی کہہ رہے تھے۔ کہ چوتھی صدی
کے بعد اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ حالانکہ ان کی آنکھوں کے سامنے اتحاد
کا دروازہ کھل رہا تھا —— وہ بھی اب تک فلسفہ و کلام کی وہی کتابیں پڑھنے
پڑھانے میں مشغول تھے جن کو پھینک کر زمانہ پانچ سو برس آگے نکل چکا تھا۔ وہ
اب بھی اپنی وعظوں میں قرآن کی ایسی تقریریں اور ایسی حدیثیں پیش کر[illegible]
رہے تھے۔ جن کو سن سو برس پہلے تک کے لوگ تو سر دھنتے تھے مگر آج کل
کے دماغ ان کو سن کر صرف ان کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ خود قرآ[illegible]
حدیث سے بھی منحرف ہو جاتے ہیں۔ وہ ابھی تک اصرار کر رہے تھے۔ کہ تر[illegible]
قوم میں وہی فقہی قوانین نافذ کئے جائیں گے جو شامی اور کنز الدقائق میں
لکھے ہوئے ہیں۔ خود وہ اس کا نتیجہ ہی کیوں نہ ہو کہ "ترک ان موہ[illegible]
کے اتباع سے بھی آزاد ہو جائیں۔ جو قرآن اور سنتِ رسول میں مقرر[illegible]
گئے ہیں "

(مودودی)

ملاحظہ فرمایئے — مکہ ۔ کعبہ اور دوسرے اسلامی ممالک کے
بعد اب ترکی کی باری تھی —— متعصب مودودی نے اس
اسلامی ملک پر بھی کیچڑ اچھالنے میں کوتاہی نہیں کی —— بلکہ سرمایہ دار
یہودی ممالک کے اس منافق ایجنٹ نے ترکی پر بھی کیچڑ اچھال دیا۔

اس باب میں مولانا مودودی کا اسی عنوان کے تحت ان ہی صفحات میں
ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے — لکھتے ہیں کہ

"ترکی کی تاریخ کے ان تحویلات سے جو لوگ واقف نہیں ہیں وہ عجیب عجیب
غلط فہمیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ پرانے مذہبی خیال کے لوگ جو ترکوں پر کفر اور
فاسق ہونے کے فتوے لگا رہے ہیں۔ مگر ان کو خبر نہیں کہ نوجوان
ترکوں سے زیادہ گنہگار ترکی کے علماء و مشائخ ہیں"

(مودودی)

پڑھئے وہ الفاظ جن کا سہارا لے کر ابو الخباثت مولانا مودودی نے
ترک علماء و مشائخ پر بھی کیچڑ اچھالا ہے —

تعلیمی نظام کے بارے میں تحریر فرماتے ہوئے مولانا مودودی تنقیحات سے
صفحہ ۲۰۵ - ۲۰۴ پر بہ عنوان "ہمارے نظام تعلیم کا بنیادی نقص" لکھتے
ہیں — کہ

"وہ اس کے ساتھ علومِ اسلامی کو بھی قدیم کتابوں سے جوں کا توں نہ لیجئے
بلکہ ان میں سے متاخرین کی آمیزشوں کو الگ کر کے اسلام کے دائمی
اصول اور حقیقی اعتقادات اور غیر مقبول مورخین کو نہ لیجئے۔ اس کی اصل
اسپرٹ دلوں میں اتارے اور ان کی صحیح تدبیر دماغوں میں پیدا کیجئے —
اس کے لئے آپ کو بنا بنایا نصاب کہیں نہ مل سکے گا — ہر چیز از سر نو بنانی
ہوگی۔

قرآن اور سنتِ رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے
پرانے ذخیروں سے نہیں ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں —
جو قرآن اور سنت کے مغز کو پا چکے ہوں۔ اسلامی قانون کی تعلیم بھی
ضروری ہے —— مگر یہاں بھی پرانی کتابیں کام نہ دیں
گی" ——

(مودودی)

یہاں ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمایئے جس کے ذریعے مولانا مودود[ی]
نے صرف خود کو ایک ماہرِ عالمِ دین کی طرح ماہرِ تعلیم بھی ظاہر کیا ہے اور
[علماء] کو محض جاہل اور نہ سمجھے —— تفہیمات ص ۱۱۱
عنوان "مسلمانوں کیلئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل" [میں]
مولانا لکھتے ہیں کہ۔

"جب تک مسلمانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ قرآن اور سنت تک بلا واسطہ دسترس حاصل نہ کرے گا۔ اسلام کی روح کو نہ پاسکے گا —— نہ اسلام میں بصیرت حاصل کر سکے گا۔ وہ ہمیشہ مترجموں اور شارحوں کا محتاج رہے گا۔"

(مودودی)

مولانا یہاں قرآن پاک کی تفسیر کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ انہوں نے قرآنِ پاک کی تفسیر کے بارے میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ منافقانہ ہیں —— وہ قرآنِ پاک کی تفسیر کو ضروری خیال نہیں کرتے —— جبکہ عقل و عمل میں نفاذ کا یہ عالم ہے کہ دولت سمیٹنے اور کتابیں فروخت کے کاروبار کو ترقی دینے کے ضمن میں انہوں نے خود قرآنِ پاک کی تفاسیر لکھنا شروع کر رکھی ہیں جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں ——

تنقیحات کے صـ ۲۴۲ تا ۲۴۳ میں عنوان بالا ہی کے تحت لکھتے ہیں کہ،

"قرآن کیلئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں —— ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے —— جس نے قرآن کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا ہو —— اور جو طرزِ جدید پر قرآن پڑھانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہو ——

وہ اپنے لیکچروں سے انٹرمیڈیٹ میں طلبہ کے اندر قرآن فہمی کی ضروری استعداد پیدا کرے گا۔ اور پھر بی اے میں انہیں پورا قرآن اس طرح پڑھا دے گا —— اور اسلام کی روح سے بھی کافی واقف ہو جائینگے۔"

(مودودی)

اب مولانا اس کے بعد اس مضمون کے تحت اسی کتاب میں صـ ۳۴۳ تا ۳۴۴ پہ اپنی ہی بات کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"چند ایسے فضلاء کی خدمات حاصل کی جائیں۔ جو مذکورہ بالا علوم پر جدید کتابیں تالیف کریں خصوصیت کے ساتھ اصول فقہ۔ احکام فقہ اسلامی معاشیات اسلام کے اصولِ عمرانی اور حکمتِ قرآنیہ پہ جدید کتابیں لکھنا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کے لئے کارآمد نہیں ہیں۔"

(مودودی)

مولانا مودودی نے کیا شانِ پیغمبرانہ سے یہ تمام ارشادات فرمائے ہیں —— مولانا مودودی —— جو بزعم خود خود کو ہی سب کچھ خیال کرتے ہیں —— جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جاچکا ہے —— ایک ہی کتاب اور ایک ہی مضمون کے تحت بعض اوقات ایک بات کو منفی پہلو میں بیان کرتے ہیں —— اور پھر اسے مثبت انداز میں بیان کرنے

سکتے ہیں ــ
میں تو ان اقتباسات کی روشنی میں مولانا کو ذہنی مریض کے علاوہ
اور کچھ نہ کہوں گا ــ

خلع کے بارے میں مودودی کا قرآنی احکام سے انکار

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے قرآن پاک - احادیث اور بزرگانِ دین کی اکثر باتوں کو رد کر کے اپنی طرف سے فیصلہ دیا ہے ــــ اور کلام پاک کے واضح احکامات کے باوجود انہوں نے اپنی مجاہدانہ شان سے فیصلہ دیا ہے -

خلع کے بارے میں مولانا مودودی ــــ

تفہیم القرآن جلد اوّل ص ۱۷۶ سورۃ البقرہ حاشیہ ۲۵۲ - میں ارشاد فرماتے ہیں کہ -

"خلع کی صورت میں عدت صرف ایک حیض ہے - دراصل یہ عدت ہے ہی نہیں بلکہ یہ حکم محض استبراء رحم کے لئے دیا گیا ہے تاکہ دوسرا نکاح کرنے سے پہلے اس امر کا اطمینان حاصل ہو جائے کہ عورت حاملہ نہیں ہے -"

(مودودی)

اب سنئے مولانا مودودی صاحب کی تحریر اللہ کے اس حکم کی صریح خلاف
ورزی اور قرآن پاک کو اپنی مرضی سے موڑنے کی کوشش ہے۔ جو
اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقر آیت ۲۲۸ میں دیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔

ترجمہ" اپنے آپ کو روکے رکھو۔ تین حیض تک۔ اور مولانا نے
کتنی دلیری سے خلع اور طلاق کی عدت ایک حیض قرار دی ہے۔

مودودی۔ اور پیغمبروں کا نفس شریر

ہوس پرست مودودی ــــ شاید اپنی اور اپنے اہل وعیال کی نفس پرستی
سے متاثر ہو گیا ہے ــــ اس مکار اور خبیث شخص نے پاکستانی
معاشرے میں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں ــ پیغمبروں تک پر حملہ کیا ہے
مولانا مودودی نے تفہیمات جلد اول صفحہ ۱۶۳ بعنوان ــــ "کیا
رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے ــ"
میں لکھا ہے کہ۔

"اور تو اور ــــ بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی
رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔"

(مودودی)

لعنت اس عالم دین پر ــــ جو خود کو بڑا پارسا۔ متقی اور
پرہیزگار بیان کرتا ہے ــــ بلکہ خود اس کا نفس شریر ہے ــــ

اور جس کی جوان بیٹیوں کی موجودگی میں گھر میں وہ ایک امریکن یہودی عورت
رکھ سکتا ہے۔ اور پھر بعد میں اسے اپنے ہی ایک حاشیہ بردار کے حوالے
کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو معصوم کیا ہے ــــ اور یہ شریر شخص
ــــ اللہ کے احکام کا یہاں مذاق اڑا کر پیغمبروں کے پاک دامن پر بھی
حملہ آور ہوتا ہے ــــ

مودودی صاحب ــــ کیا چاہتے ہیں ــــ ایک مولوی
ساز فیکٹری جس میں وہ اپنے ہم خیال اور ایسے علماء بنا سکیں جو ان کی ہاں
میں ہاں ملائیں ــــ اور انہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی ــــ

مانیں ــــ

مولانا مودودی ان سے جس نوعیت کا کام لینا چاہیں لے سکیں ــــ
اور جو بھی مودودی صاحب فرمائیں ــــ وہ اس پر ایمان لا کر اس کی تبلیغ کر
سکیں ــــ تاکہ مودودی صاحب کو مجدد اور امام مہدی بنانے کی کارروائی جلد
از جلد مکمل ہو سکے۔

مولانا مودودی نے اس ضمن میں دعوتِ اسلامی اور اس کے مطالبات
صفحہ پر ارشاد فرمایا ہے کہ۔

"در اصل ہم ایک ایسا گروہ تیار کرنا چاہتے ہیں۔ جو ایک طرف زہد و تقویٰ
میں اصطلاحی زاہدوں اور متقیوں سے بڑھ کر ہو اور دوسری طرف دنیا کے
انتظام کو چلانے کی قابلیت و صلاحیت میں عام دنیاداروں سے زیادہ
اور بہتر رکھتا ہو ــــ صالحین کی ایسی جماعت منظم کی جائے جو عقائد میں
بھی ہو۔ درست بانداز دیانت دار بھی ہو۔ خدا کے پسندیدہ اخلاق و
اوصاف سے آراستہ بھی ہو ــــ اور اس کے ساتھ دنیا کے معاملات
کو دنیاداروں سے زیادہ اچھی طرح سمجھ سکے۔"

(مودودی)

مودودی کے نزدیک سینما دیکھنا جائز ہے

مولانا مودودی کے نزدیک سینما دیکھنا جائز ہے ـــــ وہ اکثر خود ساختہ لغو باتوں کے بارے میں بھی فتوے دینے سے نہیں چوکتے ۔ مودودی صاحب کو نہ جانے کیا سوجھتی ہے ۔ اور وہ خود کو کیا خیال کرتے ہیں ۔ کہ بدعتوں کے بارے میں جن کے باب میں علماء اکرام اور مشائخ اسلام واضح فتوے دے چکے ہوتے ہیں ـــ چپکے اپنی رائے مثبت کر دیتے ہیں ـــ

مولانا مودودی رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۲۵۹ ۔ بعنوان تفہیمات ـــ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ۔

"جس سینما میں علمی یا واقعاتی فلم دکھائے گئے ہوں اس کے دیکھنے میں مضائقہ نہیں ۔ ہمارے ملک میں تو سینما ہاؤس جانا بجائے خود ایک موضع

تہمت ہے ۔ اس لئے علمی اور واقعاتی فلم دیکھنے کے لئے بھی اس خرابات میں قدم رکھا جا سکتا ہے ۔ انگلستان میں آپ چاہیں تو اس طرح کی فلم دیکھ لیں ـ"

(مودودی)

اس کتاب کے ص ۲۹۱ پر مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے پھر سینما اور وہ بھی مغربی فلموں کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے مجددانہ شان سے فرمایا ہے کہ ۔

"میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ سینما بجائے خود جائز ہے ـــ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو ناجائز کر دیتا ہے ۔

سینما کے پردے پر جو تصویریں نظر آتی ہیں ۔ وہ دراصل تصویر نہیں بلکہ پرچھائیں ہیں ـــ جس طرح آئینہ میں نظر آیا کرتی ہیں ۔ اس لئے وہ حرام نہیں رہا ـــ وہ عکس جو فلم کے اندر ہوتا ہے ۔ وہ جب تک کاغذ یا کسی دوسری چیز پر چھاپ نہ لیا جائے ـــ تب اس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ وہ ان کاموں میں سے کسی کام کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ جس سے باز رہنے ہی کی خاطر شریعت میں تصویر کو حرام کیا گیا ہے ۔ ان وجوہ سے میرے نزدیک سینما بجائے خود مباح ہے ـ"

(مودودی)

واقعاتی فلم سے مودودی صاحب کی کیا مراد ہے —
وہ فلم جس میں عشق اور رومان دکھایا گیا ہو — جو اصل نائٹ
کلبوں اور عیش وعشرت کے اڈوں پر فلمائی گئی ہو —
مولانا مودودی کے نزدیک — پاکستان کی دقیانوسی اور
عام سی فلموں کا دیکھنا تو ممنوع ہو سکتا ہے — مگر امریکہ۔
فرانس۔ برطانیہ — اور دیگر مودودی صاحب کے آقاؤں کے ملک
کی فلمیں نعوذ باللہ کیسے خراب ہو سکتی ہیں —
مودودی صاحب کیلئے یہ ضروری تھا۔ کہ وہ اپنے آقاؤں کا
حق نمک ادا کریں — اور ان ممالک کی عظمت کی شان میں اسلامی
کتب کا سہارا لے کر لکھے گئے قصیدے سنائیں

مودودی کے نزدیک فوجی ہونا ڈوب مرنے کے برابر ہے

۱۹۶۵ء کی جنگ میں اگر فوج پاکستان کا دفاع نہ کرتی تو آج یہ خطہ جس
کیلئے ہم نے لاکھوں جانوں کی قربانی دی — [illegible] کیں —
بہنوں۔ بیٹیوں اور ماؤں کی عصمتیں لٹائیں — اور گھر بار چھوڑے — دشمن
کے قبضے میں ہوتا اور ایک بار پھر ہم غلامی کی زندگی گزار رہے ہوتے —
مگر مولانا مودودی کے نزدیک فوجی ہونا کوئی فخر کی بات نہیں —
مادر وطن کا دفاع ڈوب مرنے کا مقام ہے —
ملاحظہ فرمایئے اس ضمن میں مولانا مودودی کا — ایک طرف تو فوج کو
قابل ملامت ٹھہراتے ہیں — اور دوسری طرف مولانا مودودی افتخار پاکستان
کے عظیم ترین شاعر مرزا غالب کے بارے میں [illegible] فرماتے ہیں —
اسلامی نظام زندگی صفحہ ۲۴۹ بعنوان [illegible] میں مولانا مودودی لکھتے
ہیں کہ۔

"غالب جیسا شخص فخر سے یہ کہتا ہے کہ -

"سو پشت سے ہے پیشۂ آبا سپہ گری"

یہ بات کہتے ہوئے اتنے بڑے شاعر کو ذرا خیال تک نہ گذرا کہ پیشہ ور انہ سپہ گری کوئی فخر کی بات نہیں ڈوب مرنے کی بات ہے"

(مودودی)

مولانا مودودی — مسلم مشاہیر — علماء شاعروں — اور قابل فخر لوگوں کو شاید اپنے مقابلے میں حقیر ظاہر کرنے کی ناکام جسارت کے سلسلے میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں —

(مسلمانوں کا ماضی و حال" صہ۱ - بعنوان" اپنی حالت" میں آپ فرماتے ہیں -

"چنانچہ ہمارا شاعر اسے خاندانی مناخر میں شمار کرتا ہے -

"سو پشت سے ہے پیشۂ آبا سپہ گری"

حالانکہ کسی شخص کا پیشۂ آبا سپہ گری - ہونا حقیقت میں اس کے اور اس سے تعلق رکھنے والوں کے لئے باعث ننگ ہے نہ کہ باعث عزت"

(مودودی)

مودودی اور توہین ملتِ اسلامیہ

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کا یہ اقتباس تو آپ کو یاد ہوگا جس میں انہوں نے ارضِ مقدس اور خانہ کعبہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ — جس جگہ عبادت کی روح ہی باقی نہ رہی ہو — ایسی جگہ جاکر سوائے ایمان - دولت — اور وقت ضائع کرنے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے - مگر انہوں نے مجموعی طور پر ملتِ اسلامیہ کی توہین میں بھی کبھی کوتاہی نہیں کی — انہوں نے اکثر ملت اسلامیہ کی بھی توہین کی ہے — تفہیمات صہ۴۲-۵۳ - بعنوان "دور جدید کی بیمار قومیں" میں لکھتے ہیں کہ

"مگر اسلام ہے کہاں - مسلمانوں میں نہ اسلامی سیرت ہے - نہ اسلامی اخلاق - نہ اسلامی افکار - نہ اسلامی جذبہ - حقیقی اسلامی روح نہ اُن کی مسجدوں میں ہے نہ مدرسوں میں نہ خانقاہوں میں - عملی زندگی میں اسلام کا ربط باقی

نہیں رہا —— اسلام کا قانون نہ ان کی شخصی زندگی میں نافذ ہے نہ اجتماعی زندگی میں —— تمدن و تہذیب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کا نظام صحیح اسلامی طرز پر باقی ہو۔
ایسی حالت میں دراصل مقابلہ اسلام اور مغربی تہذیب کا نہیں ہے —— بلکہ مسلمانوں کی افسردہ۔ جامد۔ اور پس ماندہ تہذیب کا مقابلہ ایک ایسی تہذیب سے ہے —— جس میں زندگی ہے —— حرکت ہے۔ روشنی علم ہے —— گرمی عمل ہے ایسے نامساوی مقابلہ کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وہی ظاہر ہو رہا ہے —— مسلمان پسپا ہو رہے ہیں —— ان کی تہذیب شکست کھا رہی ہے —— "

(مودودی)

اب میں جو اقتباس دینے والا ہوں۔ اس میں مولانا مودودی نے مسلمانوں کو کم علم۔ کم فہم۔ اور تعلیمات اسلامی سے عاری قرار دیا ہے۔ تو پھر وہ کون ہیں جو اسلامی علوم اور تہذیب کے علمبردار ہیں —— ماسوائے مودودی صاحب کو تو اپنے علاوہ اور کوئی دکھائی نہیں دیتا ——

متذکرہ بالا کتاب کے درج بالا مضمون ہی کے سلسلے میں صفحہ ۔ ۳۹ میں مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ ——

" وہ جدید حالات نے مسلمانوں کے لئے جو پیچیدہ علمی اور عملی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کو حل کرنے میں ان حضرات کو ہمیشہ ناکامی ہوتی ہے —— اس لئے کہ ان مسائل کا حل اجتہاد کے بغیر ممکن ہی نہیں اور اجتہاد کو یہ اپنے اوپر حرام کر چکے ہیں ۔

اسلام کی تعلیمات اور اس کے قوانین کو بیان کرنے کا جو طریقہ آج ہمارے علماء اختیار کر رہے ہیں —— وہ جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو اسلام سے مانوس کرنے کی بجائے الٹا متنفر کر دیتا ہے۔ اور بسا اوقات ان کے مواعظ سن کر یا ان کی تحریروں کو پڑھ کر بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے —— کہ خدا کرے کسی غیر مسلم یا بھٹکے ہوئے مسلمان کے چشم و گوش تک یہ صدائے بے ہنگام نہ پہنچی ہو "

(مودودی)

مولانا —— ہمارے دل سے بھی یہ دعا نکلتی ہے کہ ——
خدا کرے کسی غیر مسلم اور بھٹکے ہوئے مسلمان کے چشم و گوش تک یہ صدائے بے ہنگام نہ پہنچی ہو ——

دشمنِ دین اسلام کو بدنام کرنے —— اور اسلام میں فتنہ سامانیاں پیدا کرنے میں سب سے زیادہ آپ کا ہاتھ ہے —— اور آپ کی تحریروں نے مسلمانوں اور اسلام کو جتنا بدنام کیا ہے۔ شاید کسی ہی دوسری قوم نے نہیں کیا ہو۔

مولانا مودودی ——

مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ اوّل صفحہ ۵ پہ عنوان " مسائل حاضرہ میں قرآن اور اسوۂ رسول کی رہنمائی " کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ——
" وہ پھر جو لوگ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے اٹھتے ہیں —— ان کی زندگی میں محمد صلعم کی زندگی کی ہلکی سی جھلک تک نظر نہیں آتی —— لیکن مکمل فرنگیت ہے

کہیں نہرو اور گاندھی کا اتباع ہے — کہیں دوسرے لیڈر سیاہ دل اور گندے اخلاق لئے ہوئے ہیں ۔

زبان سے وعظ اور عمل سے بدکاریاں ظاہر ہیں حقیقتِ دین اور باطن میں ———— نفسانی اغراض کی بندگیاں اور مسلمان بڑی بڑی امیدیں لے کر ہر نئی تحریک کی طرف دوڑتے ہیں مگر مقاصد کی تکمیل اور عمل کی خرابیاں دیکھ کر ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں ۔

(مودودی)

مودودی اور پاکستانی مسلمان

مولانا مودودی نے ہمیشہ مسلمان اور پاکستانی سوسائٹی کو توہین آمیز انداز میں مخاطب کیا ہے — جب کہ وہ خود کو بھی مسلمان اور اسی سوسائٹی کا ایک رکن خیال کرتے ہیں — جس طرح انہوں نے کسی دور میں مہاجرین کو بزدل اور بھگوڑے کہا تھا — اور یہ بھی کہ یہ ہجرت ان کی بزدلی اور اسلام کے منافی ہے. حالانکہ ان بھگوڑوں میں سب سے آگے آگے مولانا مودودی خود تھے ۔

اب ذرا چند اقتباسات مولانا مودودی کی کتابوں سے پڑھئے — جن میں انہوں نے اس سوسائٹی پر کیچڑ اچھالنے میں بڑی سرگرمی دکھائی ہے ۔

مولانا "اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے" کے ص ۱۸ بعنوان خام خیالیاں میں فرماتے ہیں کہ —

"یہ جہاں جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے ابن الوقت لوگوں سے بھری ہوئی ہے ۔ کیریکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافر قوموں میں پائے جاتے ہیں ۔

اتنے ہی اس قوم میں بھی موجود ہیں"

(مودودی)

یعنی وہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں کس قدر فخر محسوس کرتے ہیں ۔ اب ایک اور
اقتباس ملاحظہ فرمائیے ـــ
مولانا مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۲۹ بعنوان تحریک اسلامی
کا تنزل ۔ میں فرماتے ہیں کہ ـــ

"غرض آپ اس نام نہاد مسلم سوسائٹی کا جائزہ لیں گے ـــ تو اس میں آپ
کو ہر جانب ہر جانبت کا مسلمان نظر آئیگا ۔ مسلمانوں کی اتنی قسمیں ملیں گی کہ آپ شمار نہ کر سکیں گے ۔
یہ ایک چڑیا گھر ہے ۔ جس میں چیل، کوے، تیتر، بیٹر اور ہزاروں قسم کے جانور
جمع ہیں ۔ اور ان میں سے ہر ایک چڑیا ہے ۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام سے
انحراف کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے ـــ بلکہ ان کا نظریہ اب یہ ہو گیا ہے ۔ کہ مسلمان جو
کچھ بھی کرے وہ اسلامی ہے حتیٰ کہ گروہ اسلام سے بھی بغاوت کرے تو وہ اسلامی بغاوت ہے
یہ بنک کھولیں تو اس کا نام اسلامی بنک ہوگا ۔
یہ انشورنس کمپنی قائم کریں تو اس کا نام اسلامی انشورنس کمپنی ہوگا ۔
جاہلیت کی تعلیم کا ادارہ کھولیں تو وہ ـــ مسلم یونیورسٹی ـــ اسلامیہ
سکول وغیرہ ہوگا ۔
ان کی کافرانہ ریاست کو اسلامی ریاست کے نام سے موسوم کیا جائیگا (مودودی)

اب دیکھئے مولانا مودودی نے یہاں کس کس پر کیچڑ نہیں
ہر وہ کام جس میں جماعت اسلامی کا عمل دخل نہیں ہوگا اور
امریکہ سے ڈالر کھرے کرنے کا سکوپ موجود نہ ہوگا ـــ وہ مولانا مودو
درست نہیں بلکہ کافرانہ ہے ۔

اس منافق دین نے اسلامیہ کالجوں اور سکولوں کو کفر کے اد
اسلامی یونیورسٹی تک کو ایک کافر ادارہ کہا ہے ـــ

گویا ان کے خیال میں پاکستان کا معاشرہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ اس کی
گنجائش ہی باقی نہیں رہ گئی ـــ

کیا مولانا مودودی ان الفاظ کے ساتھ دوسرے ممالک میں پ
ساکھ کو خراب نہیں کر رہے ـــ اور اس ملک کے وقار کو دنیا بھ
میں مجروح نہیں کر رہے ـــ

مودودی - آزادی کے قائل نہ تھے

مولانا مودودی صاحب ہندوستان کی تقسیم اور آزادی کے بھی قائل نہ تھے اور آپ کے نزدیک آزادی ایک لایعنی سی چیز تھی۔

چند اقتباسات اس ضمن میں ملاحظہ فرمایئے ——— اور سر دھنئے یا اس عقل کے اندھے منافق کی عقل کا ماتم کیجئے ——— اور اس کے پیروکاروں پر لعنت ہزار لعنت بھیجے کہ وہ اس ملک کی آزادی کے مخالف تھے ——— اور آج اس ملک کے آزاد ہونے کے بعد پھر اس کی آزادی کے دشمن ہیں۔

مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۱۲۱۔ بعنوان "اسلام کی دعوت" - میں لکھتے ہیں کہ۔

"مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے نزدیک یہ امر بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو انگریزی امپیریلزم سے آزاد کر دیا جائے۔

امپیریلزم کے الہ کو ہٹا کر ڈیموکریسی کے الہ کو بت خانۂ حکومت افروز کیا جائے تو مسلمانوں کے نزدیک درحقیقت اس سے کوئی واقع نہیں ہوتا - لات گیا منات آگیا - ایک جھوٹے خدا نے دوس خدا کی جگہ لے لی - باطل کی بندگی جیسی تھی ویسی ہی رہی ——— کون مسلمان اس کو آزادی کے لفظ سے تعبیر کر سکتا ہے

(مودودی)

2 ۱۰/2k2

مودودی۔ مخالفِ قائدِ اعظم و مسلم لیگ

مولانا مودودی جو آج کے اس دور میں پاکستان کے سب سے بڑے نجات دہندہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں ۔ پاکستان بننے سے پہلے ہندو سرمایہ داروں کے حاشیہ بردار تھے ۔ کیونکہ سرمایہ داروں کی حمایت کرنا آپ کا ہمیشہ سے مشن رہا ہے — مولانا کی کتابوں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمایئے —

مسلمانوں کی موجودہ سیاسی کشمکش کے صفحہ ۵۰ حصہ سوئم بعنوان "تحریک اسلامی کا تنزل" فرماتے ہیں کہ ۔

"ذرا اوپر چلئے۔ آپ کی سب سے بڑی قومی مجلس مسلم لیگ جس کو دس کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوےٰ ہے۔ ذرا اس کو دیکھئے ۔ کہ اس وقت وہ کس روش پر چل رہی ہے۔ موجودہ جنگ کے آغاز میں اس نے

اپنی جس پالیسی کا اعلان کیا اور پھر اس کے اعلان پر جس رائے کا اظہار کیا اس کو پڑھیئے اور بار بار پڑھیئے ۔ اگر آپ ایک اصول پرست جماعت کے طرزِ عمل میں جو محض اپنی قوم کی سیاسی اغراض کی خدمت کیلئے بنی ہو — فرق و امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ تو اوّل نظر میں آپ کو محسوس ہو جائیگا ۔ کہ جنگ کے موقع پر جو پالیسی لیگ نے اختیار کی تھی — وہ اصول پرستی کے ہر نشان سے خالی ہے ۔

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ درحقیقت یہ پالیسی مسلمانوں کے ذہن کی ترجمانی کرتی ہے تو اس کے آئینہ میں ہر صاحبِ نظر آدمی دیکھ سکتا ہے کہ ان نام کے مسلمانوں پر پوری اخلاقی موت وارد ہو چکی ہے ۔"

(مودودی)

ملاحظہ فرمایا — ایک نام نہاد ابن الوقت عالمِ دین کے خیالات کا عکس — اس جماعت کے بارے میں جو مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تھی اور جس نے ہمیں پاکستان دیا —

اس کتاب کے صفحہ ۱۲۲ پر مولانا مودودی فرماتے ہیں کہ —

اس دور میں جو حضرات اسلام کے نمائندے اور مسلمانوں کے قائد و رہنما بنے ہوئے ہیں — وہ جزئیاتِ شرع پر چاہے کتنا ہی عبور رکھتے ہوں ۔ بہرحال اسلامی تحریک کے مزاج کو وہ نہیں سمجھتے — اور نہیں

جاننے کہ اس تحریک کو چلانے اور آگے بڑھانے کا طریقہ کیا ہے "

(مودودی)

غور فرمایا — اس منکرِ دین اور خبیث فطر انسان نے اس قوم کے عظیم قائد کے بارے میں کیسے الفاظ استعمال کئے ہیں —

یہ تھا مولانا مودودی کا وہ عکس جو عام لوگوں کی نظروں سے اکثر پوشیدہ رہتا ہے — اس ہی قسم کے لوگوں کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا —

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں —
مجھے ہے حکم اذان لا الٰہ الا اللہ۔

موجودہ دور کی اہم معیاری کتابیں

ایک مودودی دس اسلام —/۴

مولانا ہزاروی کا فلسفۂ حیات —/۲

— آج ہی طلب فرمائیں —